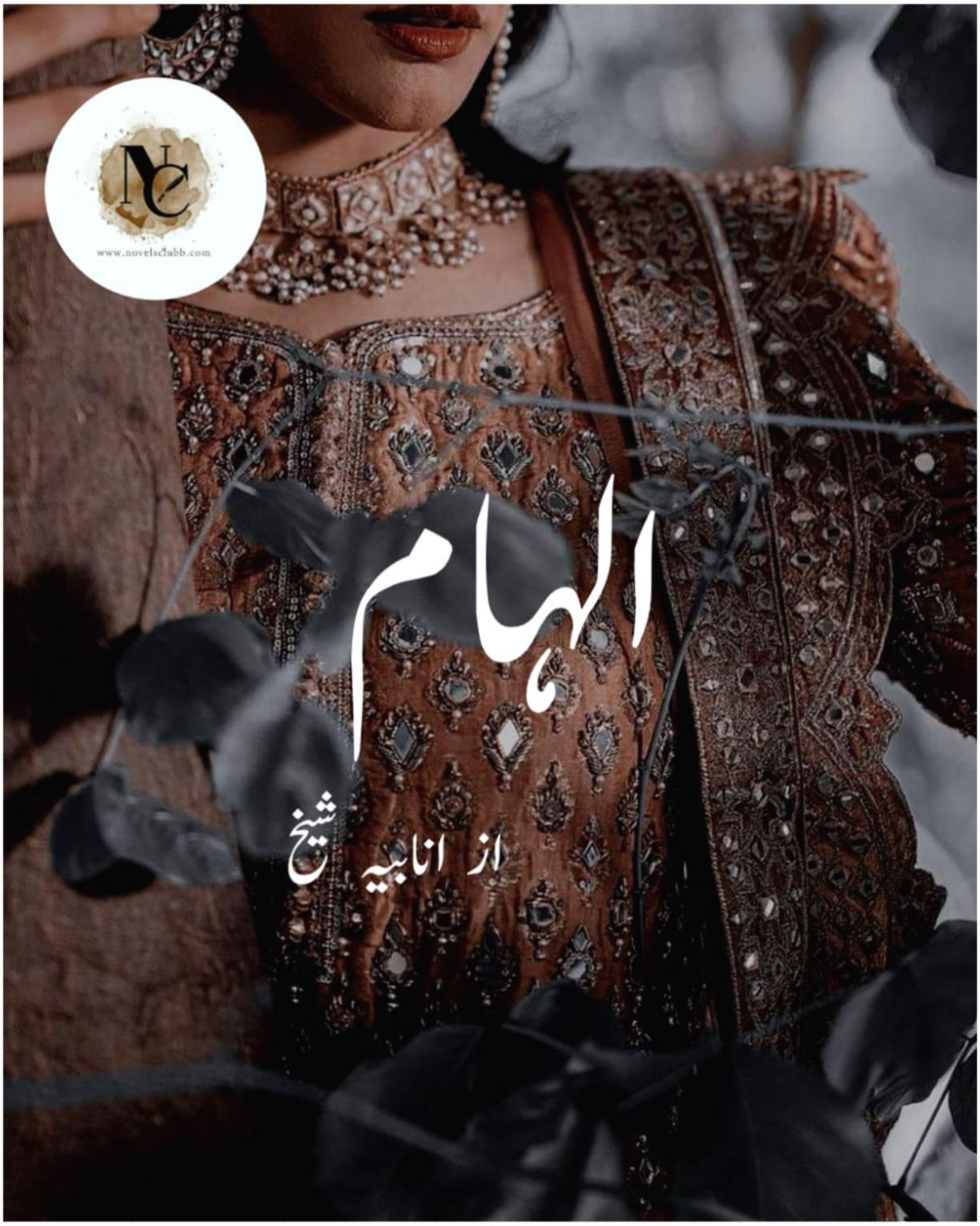
www.novelsclubb.com
الہام
از انابیہ شیخ

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

الہام از انابیہ شیخ

الہام ناول اس لڑکی کے نام جو پہلے کمزور ہوا کرتی تھی جو اپنے نفس میں بے قابو ہو کر ہر وہ حد پار کرنا چاہتی تھی جسے اللہ نے منع فرمایا اور یک بیک اُسکی زندگی نے اس طرح پلٹا کھایا کہ وہ حالات کے رویے سے مجبور ہو کر اپنا راستہ خود بنانے چل پڑی اور اس سفر میں اُسکے محرم نے اسکے ساتھ دیا جسے اللہ نے اسکے لئے ازل سے چنا تھا۔

www.novelsclubb.com

قسط نمبر نو

سوچ سوچ کر اسکے دماغ کی رگیں پھٹی جارہی تھی۔خالی پیٹ وہ اب تک چار کپ کافی کا پی چکا تھا۔اسے یقین نہیں ہورہا تھا کہ فاطمہ اُس کی جاسوسی کرتی پھر رہی تھی۔نہ کیوں اس کی یہ حرکت اسے بہت ہی زیادہ بری لگ گئ تھی۔اس کو اگر کچھ بھی جاننا تھا تو وہ ڈائریکٹ بھی پوچھ سکتی تھی مگر اس نے یوں چور انداز اپنایا تھا کہ اسے رہ رہ کر غصہ آرہا تھا۔

اسے 'اُس' پر یقین نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

نہیں تھا تو نہ سہی وہ بھی اب سے اس سے دور رہیگا۔اُس نے سوچتے ہوئے چیئر کی بیک پر سر رکھا۔سر درد کے مارے پھٹا جا رہا تھا۔ایک ہاتھ سے موبائل اٹھاتے دوسرے ہاتھ سے ٹائی ناٹ ڈھیلی کرتا وہ دوبارہ ازوہ کو فون ملا رہا تھا۔

"ایسا کب تک چلے گا۔یہ سیکریٹ مشن؟"وہ بے لچک انداز میں بولا۔ایک طرف وہ اس بات مان رہا تو دوسری طرف اُس پر سکون زندگی متاثر ہو رہی تھی۔

"کیا ہو گیا جہانگیر مجھے تھوڑا سا ٹائم دو تم نے رقم کا انتظام کیا؟"وہ اپنے مطلب پر آئی۔

"تم نے خلع کا کیس فائل کیا کہ نہیں؟"اُس نے بھی ڈائریکٹ پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں میں نے اپنے ڈیڈ سے بات کر لی ہے۔"

"ٹھیک ہے جتنی جلدی ہو سکے تم اس مسئلے کو ختم کرو۔"

"تمہیں کیوں اس میں اتنا انٹریسٹ ہو رہا ہے؟ کیا پلان ہیں تمہارے؟؟ کب تک تم اِس سراب کے پیچھے بھاگو گے؟" وہ خود کی طرف اشارہ کرتی تمسخرانہ انداز میں ہنسی۔

what do you mean؟ وہ جھٹکے سے بولا۔

اُس نے اس سے آگے کچھ سوچا نہیں تھا کہ بعد میں وہ ازوہ کو ہینڈل کیسے کرتا؟ اس کا مقصد تو بس ہارون کو نیچا دکھانا تھا۔اس کے دل میں ازوہ کے لئے کوئی جذبات نہیں تھے۔وہ بہت ہی کنفیوزڈ ہو گیا تھا۔

"کچھ نہیں میں بس ویسے کہہ رہی تھی....۔" مگر وہ فون رکھ چکا تھا۔اس وقت اُس کی زندگی کی اور بھی پرابلمز تھی اور وہ اپنی انرجی ضائع نہیں کرنا چاہ رہا تھا یہ تو طے تھا کہ اُس کی منزل "ازوہ" نہیں تھی۔اسے پتہ تھا وہ سیلفش ہو رہا تھا۔ مگر تھا تو وہ ابن آدم۔وہ خود کو جیت کے مقام میں پہچانے کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھا۔دماغ ایک بات پر ٹک نہیں رہا تھا۔اب اسے ہی اچھے اور برے کا فرق طے کرنا تھا۔اُس نے ہر چیز کو فراموش کر دیا تھا۔اُس کی نظروں کے سامنے

www.novelsclubb.com

ہارون سکندر کا چہرہ آئے جا رہا تھا اور اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ بھی مکّے مار مار کر اس کے منہ سے خون نکال دے اور اس کو اسی تاریکیوں کا حصہ بنا دے جس کا کبھی وہ حصہ بنا تھا۔ وہ پچھلا جہانگیر بن گیا تھا جنونی۔

جذباتی۔

اپنے لئے ہر حد سے گزر جانے والا۔

زہر خند سوچیں اُس کی دماغ کے چاروں اور گھیرا بنائے اُس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم کرتی جا رہی تھی۔

پھر سامنے فاطمہ کا چہرہ آتا۔ کیا وہ صحیح کر رہا ہے یا نہیں؟

فون کر کے اُس نے اکاؤنٹنٹ کو رقم ارینج کرنے کو بولا کیونکہ اسے پتہ تھا کہ سیاسی پارٹی جوائن کرنے سے اس کے بزنس کو کافی فائدہ ہونے والا تھا۔

مگر اسے سب سے پہلے داد جان کو کنوینس کرنا تھا۔ پی اے کو بولا کر اُس نے میٹنگز کل کے لیے شیڈول کرنے کو کہا

www.novelsclubb.com

اور کی چین اٹھاتا وہ نیچے آیا اور گاڑی گھر کے راستے پر ڈال دی۔اسے پتہ تھا کہ وہ دادا جی کو اتنی آسانی سے کنوینس نہیں کر پائے گا مگر پھر بھی اُسنے ایک بار کوشش کرنے کرنے کا سوچا۔گو کہ کمپنی اس نے خود کھڑی تھی مگر سرمایہ دادا جی کے نام پر منتقل تھا۔

کی چین گھماتا وہ گھر کے لان میں داخل ہوا۔

چمکیلی دھوپ نے سارے لان کو سنہرا بنایا تھا۔گھر میں اس وقت اُس کی گاڑی کے علاوہ بس دادا جی کی کار کھڑی تھی۔اس کا مطلب تھا کی آج وہ دوستوں کی محفِل میں جانے کی بجائے گھر پر ہی تھے۔

مگن سے انداز میں وہ دروازے سے گھر کے اندر داخل ہوا۔لاؤنج میں گھستے ہی اُس کی نظر فاطمہ پر پڑی جو کہ صوفے پر بیٹھی کسی کتاب میں مگن تھی۔انداز کافی شاہانہ تھے۔اسے ڈسٹرب کر کے وہ کتنے چین سے بیٹھی تھی۔اُسنے دانت کچکچائے۔

"ارے جہان تم اس وقت؟"دادی جان کی نظر اس پڑی۔

فاطمہ نے ہڑبڑا کر کتاب میں سر اور گھسایا۔ صبح کے ڈرامے کے بعد اب وہ کافی شرمندہ ہو رہی تھی جبکہ جہانگیر کے چہرے پر اُسکے لیے بس بے اعتنائی تھی۔ حتیٰ کہ وہ اس کی طرف دیکھنے سے بھی گریز کر رہا تھا۔

"دادا جی کہاں ہیں؟"

"کہاں ہوں گے آج کل بس سامنے والے گھر میں شطرنج کی بساط بیٹھے کھیل رہے ہوتے ہیں۔" دادی چڑ کر بولی۔ جب سے دادا جی نے سامنے والوں کی طرف سے آنا جانا شروع کیا وہ گھر میں کم ہی پائے جاتے تھے۔ جس بات پر دادی جی کو بہت بوریت محسوس ہوتی ایسے وہ رہتے تو ہر وقت اُن کا ٹاکرا ابھڑا رہتا تھا۔

"میں بلا کر لاتا ہوں۔" وہ وہیں سے واپس مڑا۔ فاطمہ جھٹکے سے اٹھی اور اس کے پیچھے دوڑے گئی۔ وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر کی طرف بڑھا۔

www.novelsclubb.com

"جہانگیر۔" وہ پھولی سانسوں کے درمیان بولتی اُس کا رستہ روک کر کھڑی ہو گئی۔ کی چین گھماتا وہ اجنبی نظروں سے اُسے دیکھتا رہا اور نظروں سے سوال کیا کہ 'مجھے کیوں روکا؟'

فاطمہ کو بات کرنے کوئی سرا نہیں سوجھ رہا تھا کہ اُسے کیا جواب دے، کیا کہے۔

"کوئی ایک وجہ تو ہوگی تمہارے رویّے کی۔" وہ اپنی شہادت کی انگلی اٹھاتا اُسے دیکھتے ہوئے بولا جو سر جھکائے کھڑی تھی۔

"وہ سب میری غلطی تھی میں پینک کر گئی تھی۔" وہ سر اٹھاتے آنکھوں میں آنسو لیے بولی۔ جہانگیر کا غصہ جھاگ ہونے لگا مگر پھر سے مسٹر روڈی بنے وہ کھڑا اسے دیکھے ہی جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں ڈر گئی تھی کی آپ مجھے چھوڑ دیں گے۔"

"مجھے ہرٹ کر دیں گے۔"

"میں ایسا کیوں کرونگا فاطمہ؟ کیا تم مجھے اتنا سا بھی نہیں جانتی؟" وہ ایک بار پھر اسکی بےیقینی پر ٹوٹے لہجے میں بولا۔

"نہیں جانتی! میں سچ میں آپ کو نہیں جانتی۔میں آپ کے اُن ایکشن کے بارے میں بھی جانتی جو مجھے ہرٹ کر رہے ہیں۔"اُس کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گالوں پر بہنے لگے۔

"خیر تمہیں مجھ سے کچھ کہنا ہے؟"اُس نے آگے بڑھ کر فاطمہ کے آنسو صاف کیے۔یہ تو طے تھا کہ وہ اسکی آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"میں نے آپکو سوری بھی بولا ہے۔"وہ شکایت کرتی بولی۔"اچھا"اُسے خوشگوار حیرت ہوئی۔اُس نے موبائل سامنے کیا۔"ا بھی ابھی میں تھوڑا بزی تھا ابھی دیکھا ہوں۔"مسیج دیکھ کر اُس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی۔وہ اس کی پرواہ بھی کرتی ہے۔

www.novelsclubb.com

"مگر وہ مجھ پر ٹرسٹ نہیں کرتی ہے۔"سوچتے ہوئے اُس کی مسکراہٹ سمٹی۔ وہ کتنی بھی محبت دے دے،وہ اس یقین نہیں کریگی،اس پر شک کریگی۔

"آئی نو۔میں نے آپ پر شک کیا ہے مگر آپ ایک بار بیٹھ کر مجھ سے بات تو کر لیں۔" وہ سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں جھانکتی بولی۔چہرے پر بہت معصومیت تھی۔

"اوکے اُدھر چلیں۔" جہانگیر نے لان میں رکھی کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"بس پانچ منٹ دے سکوں گا۔"

"ہمم کافی ہے۔" فاطمہ نے آگے بڑھ کر اُس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا اور اسے پکڑتی ہوئی آگے بڑھی۔وہ ایک ٹرانس کی کیفیت میں اس کے تعاقب میں چلتا کرسی پر بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے واپس آفس بھی جانا ہے۔" جان بوجھ کر جتایا۔

"میں زیادہ ٹائم نہیں لونگی۔" اس نے اس کے لہجے کو بھاؤ ہی نہیں دیا۔

"مجھے نہیں پتہ مجھے کیا ہوا مگر آپ نے کہا کہ آپکا اور ازوہ کا کوئی کنکشن نہیں ہے پھر بھی پتہ نہیں کیوں میری چھٹی حس مجھے کچھ غلط ہونے کا اشارہ کر رہی ہے۔

مجھے نہیں پتہ آپ کیا کر رہے ہیں مگر جو بھی کر رہے ہیں اس چیز کو وہیں پر روک دیں وہ آپکو نقصان پہنچائے گی۔ ہمارے رشتے کو نقصان پہنچائے گی۔ میں آپ کو کسی کے ساتھ نہیں شیئر کر سکتی۔

جبکہ وہ سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھتا اُس کی بات سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا ۔چہرے پر نا سمجھی کا سا انداز تھا۔

"جہانگیر آپ سمجھ نہیں رہیں ہیں آپ کیوں خود کو غصے کی اور انتقام کی آگ میں جھونک رہے ہیں؟" وہ بات کی تہہ تک پہنچ چکی تھی۔

اتنے کم عرصے میں وہ اُسے اس قدر جان چکی ہے۔اس بات کا اسے اندازہ نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"سو؟ وہ میری پرابلم ہے۔" وہ اکھڑ لہجے میں بولا۔

"نہیں وہ میری بھی پرابلم ہے۔" وہ اُس کے ہی لہجے میں بولی۔ "یہ ہم دونوں کی پرابلم ہے۔مجھے ہرٹ ہوتا ہے جب آپ اپسیٹ ہوتے ہیں۔جب آپ ناخوش

ہوتے ہیں تو میں بھی اچھا نہیں محسوس کرتی ہوں۔آپ ایسے کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ میری پرابلم نہیں ہے؟"

"اوکے پھر کیوں تمہارے یہ الفاظ مجھے ہرٹ کر رہے ہیں؟کیوں تمہیں مجھ پر یقین نہیں ہے؟فاطمہ تم اپنے دل کی نہیں اپنے دماغ کی سنتی ہوں۔"وہ جبڑے بھینچ کر بولا۔

"یہ تمہارے الفاظ اب میرے دل پر اثر نہیں کر رہے ہیں کیونکہ میرے دماغ میں بس ایک ہی بات گونج رہی کی تم مجھ پر یقین نہیں رکھتی تم دراصل میری محبت پر یقین نہیں رکھتی ہو۔تمہیں کوئی بات جاننی تھی تم مجھ سے آ کر پوچھتی میرا گلا پکڑ لیتی مگر یوں چوروں کا سا انداز اپنانا مجھے جتا گیا کہ تمہیں شروع سے ہی مجھ پر یقین نہیں تھا۔میں نے بہت یقین سے مان سے تمہاری طرف ہاتھ بڑھایا تھا پورے دل سے،مگر اب!اب میرا دل خالی ہے مجھے نہیں پتہ کہ تم وہاں ہو بھی یا نہیں اور یہ ہی بات مجھے ہرٹ کر رہی ہے۔جہانگیر نے ایک ایک کر کے لفظوں کے انگارے اُسکی سماعت میں اتارے۔

فاطمہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا کی اُس نے ایسا کیا کر دیا جو اُس کو اس قدر کا غصہ تھا۔جو بھی ہوا اب اسے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا اس نے معافی بھی مانگ لی مگر وہ تو ماش کے آٹے کی طرح اینٹھے جا رہا تھا۔

"آپ یہ غلط کر رہے ہیں۔" وہ غصے میں اٹھ کھڑی ہوئی۔ پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ اس کو منا رہی تھی مگر جناب تھے کی پہاڑ پر چڑھے جا رہے تھے۔

"آپ اس قدر غصے میں اندھے ہو چکے ہیں کی آپکو نظر نہیں آرہا ہے کہ آپکے یہ الفاظ مجھے کتنی تکلیف دے رہے ہیں۔" وہ غصے میں لال پیلی ہوتی کھڑی ہوئی۔ہاتھ مار کر چیئر بھی گرا دی۔

"ٹھیک ہے تب مجھ سے دور رہو تا کہ میرے غصے سے تم ہرٹ نا ہو۔" وہ برہمی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

اس سے زیادہ اور کیا ہرٹ کر سکتا ہے مجھے ؟ وہ بھرائی آواز میں بولی۔

جہانگیر ایک پل کو رکا مگر پھر وہی ازلی جذباتی عادتیں۔

"جو آپ کرنا چاہتے ہیں کریں میں آپکو نہیں روکوں گی۔" غصے اور رونے کی وجہ سے الفاظ حلق میں اٹک گئے مگر اس کی بات پوری سننے کی بجائے جہانگیر اسے سائڈ کرتا نکلتا چلا گیا۔ وہ آنکھوں میں آنسو لئے اسے جاتا دیکھتی رہی۔

وہ کیا کرنا چاہ رہا ہے۔ اسے زیر کر کے اسے تڑپا کر کون سا مزہ حاصل کرنا چاہ رہا ہے۔ ایک پل میں اتنی شدّت سے محبت اور دوسرے پل میں وہ اُسے پرے کرتا کیسے چلا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

اس کے جانے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آ کر بیڈ پر نڈھال سی لیٹ گئی۔

"لوگ کہتے ہیں دنیا ایک شخص پر نہیں ختم ہوتی مگر وہ تو اسکی دنیا بن چکا تھا۔ جسے اللہ نے اس کے لئے چنا تھا۔ وہ کیسے اپنی دنیا یوں آسانی سے چھوڑ کر کسی اور کو سونپ دے۔" وہ آنکھیں بند کر کے لیٹی آنکھوں میں اس کے ساتھ بتائے سارے پل آ جا رہے تھے۔

"کیا وہ تھوڑی سی بھی محبت اُسکے لئے نہیں محسوس کرتا؟" فاطمہ نے اپنا موبائل کھولتے ہوئی اُس کی اور اپنی فوٹو کو دیکھا۔ جہاں وہ مسکرا رہی تھی مگر جہانگیر ہمیشہ کی طرح دانت بھینچے اپنی jawline کا شو آف کر رہا تھا۔

اُس کے ہونٹوں پر پھیکی سی مسکراہٹ آئی۔ ساری خوشیاں تو ان تصویروں میں نظر آتی ہیں مگر اصل تکلیف تو روح میں سما جاتی ہیں۔ پرانی ہنستی مسکراتی تصویروں کو دیکھتے ہوئے نا جانے آنکھوں میں آنسو آ رہے تھے اور درد آنکھوں کے سہارے آنسو کا قطرہ بن کر نکلتا ہے۔

"میں نے سوچا تھا کہ میرے سارے امتحان ساری مشکلات ختم ہو گئی ہیں۔ میں تو ہمیشہ سے پریوں کی کہانیوں کو جیتے ہوئے آئی ہوں جہاں سارے دکھ ساری

www.novelsclubb.com

تکلیف ایک بوسے سے ختم ہو جاتے ہیں۔مجھے ہمیشہ سے یہی یقین تھا کہ محبت تاحیات رہتی ہے کہ میں اب خوش رہ سکتی ہوں۔

ہمیشہ کے لیے۔

مگر آج مجھے احساس ہوا جب وہ میری باتوں کو درگزر کرتا میرے سامنے سے چلا گیا۔کوئی بھی خوشی تاحیات نہیں رہتی کیونکہ ایک کی خوشی دوسرے کے لئے دکھ بن جاتی ہے۔پریوں کے دیس جیسی کوئی بھی جگہ نہیں ہوتی ہے۔جہاں سب ہنسی خوشی رہتے ہوں،جہاں بھیڑیا نہیں آتا ہے،جہاں لوگ ایک دوسرے کی خوشیوں کے لئے خود کو قربان کردیتے ہوں،جہاں آپکو بچانے کے لیے ننھے ننھے بونے آجاتے ہوں ایسا کوئی دیس ہوتا ہی نہیں ہے کیونکہ سب تو بس اپنی دنیا میں ہی خوش رہ سکتے ہیں،خود سے محبت کرتے ہوئے اور اب سے میں بھی ایسا ہی کرونگی۔میں اپنی دنیا میں مگن رہنے کی کوشش کروں گی۔"

"کیونکہ جہانگیر آفندی میں ایک بار آپ کے پیچھے جاسکتی ہوں دو بار جاسکتی ہوں مگر میں خود کو یوں ذلیل ہوتا نہیں دیکھ سکتی ہوں۔" صحیح کہتی ہیں نشوہ آپی کہ

ٹاکسک رشتوں کا ختم ہونا ہی بہتر ہے۔وہ موبائل لاک کیئے پر عزم نظروں سے چھت کو تکے جا رہی تھی۔ تبھی اُسکا موبائل رنگ کرنے لگا۔ایک پل میں خود سے کیے سارے وعدے فراموش کرتی وہ خوشی خوشی فون اٹھا چکی تھی۔اسے پتہ تھا وہ زیادہ دیر اس سے ناراض نہیں رہ سکتا تھا۔

"ہیلو۔"وہ ہیجان سے تیز تیز سانس لیتے جلدی سے بولی۔

"ہیلو؟"کوئی جواب نہ پاکر وہ دوبارہ بولی۔

"ہیلو فاطمہ پلیز فون مت رکھنا میں کاشان ہوں۔مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔"

فاطمہ نے جھٹکے سے فون ہٹایا اور نمبر دیکھا۔اسے گویا کرنٹ لگ گیا یہ نمبر اُسکے لیے نیا تھا مگر آواز آج بھی اس کے دماغ میں بسی تھی۔

"کیوں فون کیا ہے تم نے؟"وہ تندہی سے بولی۔

"اور میرا نمبر کہاں سے ملا تم کو؟"وہ حیرانی سے بولی۔

"بس مل گیا ہے۔پلیز! فاطمہ میری بات سن لو۔"وہ ریکوسٹ کرتے ہوئے۔

"جلدی بولو یہ مت بھولو کہ اب میں شادی شدہ ہوں۔"

"ہاں مجھے پتہ ہے اور یہ بھی پتہ ہے کہ تم اس رشتے سے نہیں خوش ہو۔"

"یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو؟"اس کا خون کھولا۔

"وہی کہہ رہا ہوں جو سچ ہے۔"

"کس لئے فون کیا ہے؟"

"فاطمہ ایک وہ وقت تھا جب تم مجھ سے بات کرنا چاہتی تھی اور میں۔۔۔۔۔"

"پرانی باتوں کو دہرانے کا کیا مقصد ہے تمہارا۔"اُسکے رونگٹے کھڑے ہوئے۔

اگر کسی نے سن لیا، اگر جہانگیر کو پتہ چل گیا تو۔۔۔۔ نہیں نہیں۔۔۔وہ ایسا نہیں کر سکتی۔

www.novelsclubb.com

"فاطمہ۔۔۔۔"وہ سانس روکے اسے سن رہی تھی۔

"مجھے نہیں پتہ کیا ہوا کیا نہیں ہوا مگر میں تم سے اپنے پچھلے رویّے کی معافی مانگنا چاہتا ہوں اور کچھ میں ڈر گیا تھا۔اسلئے حورین سے الگ ہونے کے بعد میں نے کسی کی طرف قدم نہیں بڑھایا مگر تم دھیرے دھیرے میری زندگی میں داخل

ہو گئی۔ میں ڈر گیا تھا کہیں میں تمہیں نا کھو دوں اسلئے میں پیچھے ہٹ گیا تھا۔ کہیں محبت کے چکر میں ہماری دوستی نہ ختم ہو جائے اِسلئے میں نے کبھی تمہارے جذبوں کی پذیرائی نہیں کی۔"

"تم نے مجھے پاگل سمجھا ہے کیا؟ میں تم کو پاگل نظر آتی ہوں؟" وہ چیخی۔ "کیا تمہیں اب ہوش آیا ہے اور اب تم مجھ سے یہ بکواس کرنے آئے ہو۔ غلطی میری ہے میں نے تمہارا فون ہی کیوں اٹھایا۔" اُس نے غصے میں کال کاٹ دی۔ موبائل دوبارہ سے بجنے لگا اس نے نہیں اٹھایا۔ ایک تواتر سے بجنے کے بعد مسیج کی ٹون بجی فاطمہ نے اب فون اٹھا کر ہاتھ میں لیا مگر اسے پڑھ کر اسکے دماغ کی بتی بھک سے اُڑی۔

"اگر تم نے فون نہیں اٹھایا تو میں تمہارے گھر چلا آؤں گا۔"

کاشان کا مسیج پڑھ کر صحیح معنوں میں اس کے پاؤں تلے زمین کھسکی۔

اُس نے اسے واپس کال کیا۔ "کاشان یہ تم کیا کر رہے ہو؟ تم مجھے مشکل میں ڈال رہے ہو۔ وہ روہانسی آواز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"پلیز فاطمہ! جب تم اس آدمی کے ساتھ خوش نہیں ہو تو اسے چھوڑ کیوں نہیں دیتی۔ ہم پھر سے ایک نئے سرے سے زندگی شروع کرینگے۔"

"آدمی آدمی کیا کہہ رہے ہو اُسکا ایک نام جہانگیر ہے۔" وہ کچکچائی۔

"جو بھی ہو۔ تمہیں سمجھ نہیں آرہا ہے میں شادی شدہ ہوں پلس تمہاری کزن ہوں۔ کیوں کر رہے ہو تم ایسا ہم دونوں کے بیچ جو بھی تھا۔ پیار تھا ایک طرفہ تھا یا دو طرفہ سب اسی وقت ختم ہو گیا تھا جب میں نے اللہ کی رضامندی سے جہانگیر سے نکاح کو "قبول ہے" کہا تھا اور اب اس راستے سے پلٹنے کا کوئی بھی راستہ نہیں ہے۔"

"میں سب کچھ کر لوں گا۔ میں تمہیں منا لوں گا۔ فاطمہ پلیز میں تکلیف میں ہوں۔" کاشان چیخ کر بولا۔

www.novelsclubb.com

"میں راتوں کو نہیں سو پاتا ہوں۔ مجھے تمہاری آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ کاشان اپنے بال مٹھی میں دبوچے ہوئے پاگلوں کی طرح بول رہا تھا۔

"تم سچ میں پاگل واگل تو نہیں ہو گئے ہو؟" وہ حیرت زدہ لہجے میں بولی۔

"اچھا ٹھیک ہے تو پھر آوازیں سنائی دیتی ہیں تو۔۔۔اسمیں میں کیا کروں؟"

"تم مجھ سے پیار کرتی ہو۔اتنی آسانی سے ہمارا تعلق ختم نہیں ہو سکتا۔

"تمہیں سمجھ نہیں آرہا ہے۔سب کچھ ختم ہو چکا ہے میں اس پُل کو جلا کر اس پار آئی ہوں جہاں سے واپسی کا اب کوئی راستہ نہیں ہے۔تم میرے اندر کا وہ زخم ہو جسے میں heal کر چکی ہوں اور میں اب اس زخم کو دوبارہ سے تازہ نہیں کرونگی کیونکہ میں اس کا نام ونشان مٹانا چاہتی ہوں اسلئے پلیز مجھے اب دوبارہ سے کانٹیکٹ مت کرنا۔"

"پلیز فاطمہ۔"وہ شاید رو رہا تھا۔

"تم سچ میں پاگل ہو چکے ہو۔مجھے نہیں سمجھ آرہا ہے یہ تمہاری کون سی ضد ہے؟ کونسا نیا کھیل ہے؟

www.novelsclubb.com

پہلے تم مجھ سے وعدہ کر کے اسے توڑ کر تم مجھے،مجھے ذلیل کر کے چلے جاتے ہو اور اب یہ نیا تماشا؟"اس نے خشک لہجے میں کہا۔

"مجھے نہیں پتہ،مجھے نہیں اندازہ میں کیا کر رہا ہوں اور کیا میں نے کیا ہے۔"

"تمھیں اب بھی اندازہ نہیں ہوا؟ جب میں تم سے گڑگڑا رہی تھی۔ تمہاری محبت کی بھیک مانگ رہی تھی یہ تم ہی تھے جس نے کہا تھا کہ ہمارا رشتہ نہیں ہو سکتا، یہ تم ہی تھے نا جس نے اپنے پورے ہوش وحواس میں مجھے منع کیا تھا تو اب یہ پاگل پن کیوں۔ حیرت ہے تمہیں اپنے کہے گئے الفاظ بھول گئے؟" پچھلے دنوں کی تکلیف چہرے پر در آئی تھی۔

"اور رہی بات جس نے تم سے یہ ساری باتیں شیئر کی ہے اس سے میں بعد میں پوچھوں گی۔ میں تم سے ایک بار پھر ریکوئسٹ کر رہی ہوں ایسے راستے پر چلنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا تمہیں اور میں اسلئے کہہ رہی ہوں کیونکہ یہ میرے لیے اور تمہارے بہتر ہوگا۔" اعتماد سے کہتی وہ اسکی بولتی بند کرا چکی تھی۔

کون غلط تھا۔ کون صحیح اسے اب اس بات سے فرق نہیں پڑتا جو تھا وہ گزر گیا۔

کاشان اب دیوار پر ہاتھ مارتے ہوئے ہذیانی لہجے میں بڑبڑا رہا تھا۔

"وہ میرے پاس تھی۔"

www.novelsclubb.com

"میرے لئے وہ ہر مشکل وقت کاٹنے کو تیار تھی مگر میں ڈر گیا تھا۔ میں ڈر گیا تھا کہ اگر میں اسکا عادی ہو جاتا اور وہ مجھے چھوڑ کر چلی جاتی تو میں شاید مر جاتا۔

حورین کے بعد اگر کوئی اپنا لگا تھا تو وہ تم تھی جسے میں نے اپنی نادانی اور جلد بازی میں کھو دیا۔"

"میں کچھ نہیں کر سکا۔"

"میں اسے نہیں روک سکا۔"

میں اسے نہیں بتا سکا کہ وہ ہر لمحہ میرے ساتھ تھی، اس نے مجھے آج ایسا بنایا، مجھ میں آج جو بھی اچھائی ہے وہ اس کی وجہ سے ہے۔ میں خوش قسمت تھا کہ اُس نے مجھ سے محبت کی، میں نے اس جیسا پاکیزہ اور بے لوث محبت کرنے والا کبھی نہیں دیکھا، مگر میں ڈر گیا تھا۔ ہر بار میں نے اسے ہرٹ کیا اُس کا دل دکھایا کیونکہ مجھے لگا کہ اس کو تکلیف دینا ٹھیک ہے کیونکہ کسی نے میرے ساتھ ایسا ہی کیا تھا اور میں وہی چیزیں وہیں تکلیفیں اس کو دے رہا تھا۔" اُس کا ہاتھ سرخ چکا تھا مگر وہ پرواہ کیے بنا لگاتار مکّے مارے جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

پہلے پہل اسے لگا تھا فاطمہ نہ سہی حورین تو ملے گی ہی مگر اتنے عرصے چاہنے کے بعد محبت میں اس کے لئے جنونی ہونے کے باوجود بھی حورین نے اسے 'dump' کر دیا تھا۔جب وہ بھی چلی گئی تو فاطمہ اُسے آسان مہرا لگی تھی۔اپنی انا کو تسکین دینے کے لیے کہ "کوئی مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔" "کوئی تو مجھے بے لوث چاہے۔" وہ ہاتھ پاؤں جوڑنے کو بھی تیار تھا۔اُسکے لئے آسان تھا ایک لڑکی سے دوسری لڑکی پر جانا مگر اب وہ اپنا ایک گھر بنانا چاہتا تھا۔جو کہ دنیا کی نظروں میں پرفیکٹ ہسبنڈ پرفیکٹ فیملی کہ رول پلے کر سکے۔ حورین اسے ملنے والی نہیں تھی کوئی اور اسے پسند آ نہیں سکتا تھا یہ تو طے ہے اور فاطمہ۔۔۔۔۔فاطمہ نے اسے چھوڑ دیا تھا۔جب وہ اس سے کہتا کہ تمہیں مجھ سے بہتر ملے گا آج نہ جانے کیوں اسے دوبارہ سے پانا چاہ رہا تھا۔

مانتا تھا کہ وہ ہمیشہ اُسکی پذیرائی نہیں کرتا تھا مگر اسے پتہ تھا وہ اُسے جتنا بھی جھڑک لے وہ اس سے محبت کا دعویٰ کریگی۔جب وہ اُسکے یوں کرنے پر اسے چھوڑ کر کسی اور سے شادی کرنے پر آمادہ ہو چکی تھی وہ کتنے دنوں تک چین سے

www.novelsclubb.com

سو نہیں سکا تھا اور یہ بات اُسکی مردانا انا کے خلاف تھی کہ کوئی اسے جھٹلا سکتا ہے پھر چاہے وہ حورین ہو یا پھر فاطمہ۔

یوں وہ اسے ایک بار پھر اسے اپنا کر اسکی نظروں میں سرخورہو جاتا مگر اسے اس معاملے میں پسپائی حاصل ہوئی اور پھر وہ اپنی انا کی تشکیل میں ایک بار اُس کے راستے میں کھڑا تھا۔اسے خود کا یوں چھوڑ کر نظر انداز کر کے جانا پسند نہیں آیا تھا وہ تو الگ ہی دنیا میں مگن تھا اور جب رنگینیوں سے فرصت ملی تو احساس ہوا کہ کیا کھو دیا۔

www.novelsclubb.com

....

فون سن کر رکھنے کے بعد فاطمہ کے ہوش اڑ چکے تھے۔

اس کے سامنے تو مضبوط بنی رہی۔

"اگر جہانگیر کو پتہ چل گیا تو؟"

"نہیں نہیں میں ایسا نہیں ہونے دوں گی میں اب بدل چکی ہوں۔"

"میں فیئر ہوں میں کبھی اس راستے نہیں جاؤ نگی۔" وہ بڑبڑاتے ہوئے اِدھر اُدھر ٹہل رہی تھی۔

"کیا کروں کس سے مدد مانگوں؟ جہانگیر کو بتادوں سب؟ نہیں اگر وہ بھی ٹیپیکل مرد جیسا ہوا تو؟

نہیں یا اللہ میں کیا کروں؟ وہ چھت کو دیکھتے اللہ تعالیٰ سے دہائی کر رہی تھی۔ اُس کا دل عجیب سا ہو رہا تھا رونے کا من کر رہا تھا۔

جو نادانی میں اس نے غلطیاں کی تھی کیا وہ ایک بار پھر اسکے سامنے آکر کھڑی ہونے والی تھیں؟

"یااللہ میرے اس راز کو راز رکھنا۔جہانگیر کو اگر کسی اور سے پتہ چل گیا تو اس سے اچھا میں اسے سب کچھ بتا دیتی ہوں۔"

دل نے ہاں کہا تھا مگر دماغ وہ۔۔۔۔وہ اسے روک رہا تھا۔"خبردار جو راز راز ہے اسے اللہ نے سب کی نظروں سے چھپا دیا تم کون ہوتی ہو اس سب کے سامنے لانے والی۔نہیں ایسی غلطی مت کرنا۔"وضو بنا کر وہ جائے نماز پر بیٹھ گئی۔

وہ اُسکے در پر پھر ہاتھ پھیلائے بیٹھی تھی۔اسے یقین تھا وہ خالی نہیں لوٹائے جائیگی۔

"یااللہ مجھے نہیں پتہ میں کیا کروں کیسے دعا مانگو؟ مگر میرے اللہ تجھ سے بہتر میرے اندر کا حال کوئی نہیں جان سکتا۔میں نہیں بیان کر سکتی میرے دل میں کیا ہے مگر "تُو"تو دلوں کا حال جاننے والا ہے۔میں ایک بار پھر اپنی جھولی پھیلائے بیٹھی ہوں۔مجھے معاف کردے میرے سارے گناہوں کو معاف کر دے جو میں نے ماضی میں غلطیاں کیں پلیز اسے معاف کردے۔"وہ اللہ کے سامنے اپنا دل ہلکا کر کے اب پر سکون تھی۔اُسنے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ جہانگیر کو

www.novelsclubb.com

کچھ بھی نہیں بتائے گی جو بھی ہوگا اللہ مالک ہے۔اب بس اسے اپنے شوہر کو منانا تھا جو اتنی چھوٹی سی بات پر منہ پھلا کر بیٹھا تھا۔وہ یوں شک اور غلط فہمی کی نظر میں آ کر اپنا رشتہ نہیں خراب کر سکتی ہے۔

چینج کر کے اُس نے بلیک اور ریڈ کلر کے کنٹراسٹ کا سوٹ پہنا تھا۔بالوں کو کھلا چھوڑ دیا اور لپ گلوس لگا کر چہرہ کھل اٹھا تھا۔

"آج تو چاند نکل آیا ہے۔"وہ سیڑھیوں سے اتر رہی تھی

عون کی آواز سن کر مسکرائی۔اللہ پر توکل تھا کہ سب صحیح ہوگا اسلئے بے فکر تھی۔

"چاند تو آپ لوگ ہو چکے ہیں نظر ہی نہیں آتے ہیں۔"فوراً جوابی کارروائی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو تو پتہ ہے ایگزام کے ٹائم پر آپ کا یہ بچہ کتنا سدھر جاتا ہے۔"وہ اپنے کالر کھڑے کرتے ہوئے بولا۔

"ہاں بہت سدھرے ہو اذلان بتا رہا تھا تمہارے بارے میں۔"

"کیا کیا بتایا؟" اُس کے کان کھڑے ہوئے۔اس سے کچھ بعید نہ تھا کچھ بھی بک دیتا شامت اُس کی آنی تھی۔

"ایک تو مجھے آپکے بھائی سے دوستی ختم کرنی ہوگی۔اب میرے راز اُس کے پاس سلامت نہیں ہے۔"

"اتنا سویٹ تو ہے میرا بھائی۔" اس کے اندر کی بہن جاگی۔

"ہاں بہت سویٹ ہے۔" وہ منہ بناتا بولا۔

"اچھا چلیں اُدھر لان میں ہیں سب۔آج میری طرف سے ٹریٹ ہے سب کو۔"

"اور اس ٹریٹ میں کیا ہے؟" اُس نے شرارتی لہجے میں عون سے پوچھا۔

"سموسہ۔" وہ سدا کا کنجوس تھا مگر پیسہ پھر بھی اس سے بچتا نہیں تھا۔

"مجھے پتہ ہی تھا۔" وہ ہنسی اور اس کے ساتھ چلتی ہوئی لان کے اس حصے میں گئی جہاں سب چیئر لگائے بیٹھے تھے۔

www.novelsclubb.com

"طبیعت کیسی ہے بیٹی اب تمہاری؟" دادی جان نے اس کو پاس بلا کر اُس کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا۔

"میری طبیعت تو بلکل صحیح ہے دادی جان۔" وہ تھوڑا اٹک اٹک کر حیرانی سے بولی۔

نشوہ آپی کھانس کر اُسے آنکھ کے اشارے سے کچھ بتا رہی تھیں۔

"اُوو! وہ، بس معمولی سا سر درد تھا اب غائب ہے۔" وہ دادی کو تسلی دیتی ہوئی بولی۔

"غائب سے یاد آیا آج دادا جی کہاں غائب ہیں؟" عالمگیر نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے پوچھا۔

"نماز پڑھنے گئے ہیں عصر کی تم لوگ مسجد جا کر جھانکو تب نا۔"

"امی آپ یہ غلط کر رہی ہیں میں جانتا ہوں بس میرے دونوں ماموں بگڑے ہوئے ہیں۔" عون شرارتی لہجے کے بولا۔

"ہاں جیسے میں جانتی نہیں تم کو۔" نشوہ کو اس پر یقین نہیں آیا۔اِدھر اُدھر کی باتوں میں مغرب کی اذان ہونے لگی تب جاکر سب اٹھے۔عون اور عالمگیر کو ڈانٹ کر مسجد بھیجا اس وارننگ کے ساتھ کہ داداجان کو اب کی بار پکڑ کر گھر لے آنا۔پتہ چلے، پڑوس میں شطرنج بچھائے بیٹھے ہوں۔وہ سب بھی اندر آکر اپنی نماز ادا کرنے چلی گئیں۔اتناوقت گزر جانے کے بعد کھانا بن بھی گیا اور ٹیبل پر لگ بھی گیا مگر جہانگیر کا کوئی اتہ پتہ نہیں تھا۔اس نے تو سوچ لیا تھا کہ آج وہ موصوف کو اگنور کرے گی مگر وہ نظر ہی نہیں آئے۔عون نے مووی کا پروگرام بنالیا تھا۔وہ بھی مان گئی آج تو کمرے میں جانا نہیں ہے، اچھا بہانہ تھا۔ وہ کب آیا کب اوپر گیا اُس نے دھیان نہیں دیا۔

"اچھا ہے دماغ ٹھکانے آئیگا جب اپنی چیزوں کے لیے مجھے آواز دینگے۔" مگر اس نے نہیں بلایا سو وہ بھی نہیں گئی اور پھر لڑ جھگڑ کر عون نے ہارر مووی لگادی۔ کانپتے دل کے ساتھ وہ بھی بیٹھی ان کے سامنے جتانا بھی نہیں تھا کہ اندر سے وہ ڈر رہی ہے۔

"میں پاپ کارن بنالاوں؟" وہ ڈراونی سین آنے پر اٹھتے ہوئے بولی۔

"نیکی اور پوچھ پوچھ۔" سب ایک ساتھ بولے۔

وہ 'آل تو جلال تُو' پڑھتی کچن میں چلی گئی اور دھڑکتے دل کے ساتھ جیسے تیسے کر کے تھوڑا سا پاپ کارن بنایا۔ جلدی جلدی دروازہ آدھا بند کر باہر اُن لوگوں کے ساتھ آکر بیٹھ گئی۔ کچھ ہی پل میں سارا باؤل خالی تھا۔

"اور بنالاوں۔" وہ ایک بار پھر پیار سے بولی۔

"سچ بتائیں مامی آپکو ڈر لگ رہا ہے نا۔" عون کے کان کھڑے ہوئے۔

"نہیں میں کیوں ڈرنے لگی۔ فاطمہ اتنی بھی ڈرپوک نہیں ہے۔" وہ خجالت سے بولی۔

"اچھا ٹھیک میرے ساتھ چلو کوئی۔" پھر کسلمندی سے اٹھتے ہوئے انشراح اس کے ساتھ ہولی۔ وہ دونوں مووی پر بات کرتیں کچن کی طرف بڑھی۔ جیسے ہی دروازے کے پاس پہنچی دروازہ دھاڑ سے آواز کرتا بند ہوا۔

دونوں کی سِٹی پٹی گم ہوگئی باؤل ہاتھ سے نیچے گرا۔ٹن ٹن کی آواز کرتا گول گول گھومتا باؤل ساتھ ہی گلا پھاڑ کر چلاتی وہ دونوں سرپٹ بھاگیں۔دماغ میں وہی ڈراونا سین چل رہا تھا۔

"کیا ہوا؟ کیا ہوا؟" وہ دونوں دوڑے چلے آئے۔

"اُدھر کوئی ہے۔" وہ کانپتی ہوئی آواز میں بولی۔اُنکی دل خراش چینخ سن کر اوپر سے جہانگیر اور نیچے والے کمرے سے نشوہ دوڑی ہوئی آئیں۔

"کیا ہوا؟" وہ اُن کے سر پر کھڑے ہو کر چینخا۔غالباً وہ نیند سے اٹھ کر آیا تھا۔

"اُدھر کوئی ہے۔" وہ ڈرتے ہوئے کانپتے ہاتھوں سے کچن کی طرف اشارہ کرتی بولی۔

www.novelsclubb.com

"کہاں؟" وہ آخری سیڑھی سے نیچے اُترا۔

"کچن میں۔" انشراح نے ماموں کے لگاتار سوال پر منہ بنا کر اسے دیکھا۔

"اچھا کیا ہے؟" وہ ہاتھ باندھے سامنے آیا۔

"میں جب باہر نکلی تو دروازہ میں نے ادھ کھلا چھوڑا تھا مگر یہ دروازہ ابھی ہمارے سامنے اپنے آپ بند ہوا ہے۔وہ سفید چہرہ لئے بولی۔

"مگر وہاں تو کوئی نہیں ہے۔"وہ بناڈرے کچن میں گیا۔

"ارے کھڑکی کھلی ہوگی لان والی۔دروازہ ہوا سے بند ہو رہا ہوگا۔"نشوہ آپی بھی اُس کے پیچھے گئیں۔کھڑکی سچ میں کھلی تھی۔

"تم لوگوں کو سونا نہیں ہے بس آدھی رات کو جگوا لوان سے۔"کھڑکی بند کرتا ہوا وہ دانت کچکچاتا بولا۔

"فوراً اپنے کمرے میں جاؤ تم لوگ۔"اُس کا حکمیہ لہجہ سن کر سبھی چپ چاپ آگے بڑھے فاطمہ بھی اُن کے ساتھ ہولی۔

"فاطمہ تم کو سونا نہیں ہے اپنے کمرے میں چلو۔"اُسے دھیرے سے کھسکتا دیکھ وہ جلدی سے بولا۔آپی لوگ کے سامنے کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی۔چاروناچار اُس کے پیچھے چلتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

****

دروازہ بند کرتا وہ اس کی طرف مڑا اور اسے گھورنے لگا۔

"کیا ہے؟" وہ بیزاری سے اُسے دیکھتے صوفے پر بیٹھ گئی۔

"تم چاہتی کیا ہو؟" اُس نے جھلا کر سوال کیا

"میں نے اب کیا کیا؟" وہ آنکھیں پھاڑ کر اُسے دیکھتے بولی۔اس نے کچھ کیا بھی نہیں تھا۔

"بہت معصوم ہو تم تو۔" وہ طنز سے بولا۔فاطمہ نے آنکھ پٹپٹائی۔

"تم گھر والوں کو یہ ثابت کرنا چاہتی ہو کہ ہمارا رشتہ صحیح نہیں چل رہا۔"

"رشتہ ہے ہی کہاں؟" وہ دھیرے سے بولی۔

"اونچا بولو اور یہ کمرے میں نا آکر تم کیا ثابت کرنا چاہ رہی ہو؟" وہ اِدھر اُدھر چکر کاٹتے بولا۔

"یار پلیز! آپ یہ بات ہی نا کریں۔ میں نے کتنی بار منایا ہے۔ آپ مانیں؟ مجھے تو لگتا ہی نہیں کہ آپ وہی جہانگیر ہیں۔" وہ یاسیت سے بولی۔ جہانگیر ایک پل کو ٹھہرا۔

"تم جہانگیر کو کبھی جان ہی نہیں سکتی، بلکہ ہم دونوں ایک دوسرے کو نہیں جانتے۔" اُس کے دماغ میں بس ایک ہی خناس سوار تھی۔

"تو پھر آپ چاہتے کیا ہیں مجھ سے؟"

"کب تک آپ اس طرح بیہیو کرینگے؟"

"تھکتے نہیں آپ؟"

"آپ کیا کر رہے ہیں؟" لگاتار سوال کرتی ہوئی وہ بیچارگی سے بولی۔

"وہی کر رہا ہوں جو تم مجھے سمجھتی ہو۔"

"میں نے کچھ غلط نہیں کیا اور اگر مجھے پتہ چلا کہ آپ مجھے چیٹ کرنے کا سوچ رہے تو میں بار بار شک کرونگی اور میں آپ کی جان بھی لے سکتی ہوں۔ویسے بھی مجھے لگا تھا کہ آپ ٹیپیکل مردوں سے الگ ہوں گے مگر آپ بھی وہی ہیں ۔چھوٹی سی غلطی پکڑ کر سزا دینے والے۔"وہ ٹوٹی آواز میں بولی۔

"یا پھر آپکو اچھا لگتا ہے مجھے ہرٹ کرنا؟"

"ایسا نہیں ہے جانم"اُس نے دھیرے سے کہا۔

"آپ مجھے ہرٹ نہیں کرتے ہیں کیا اپنی ان حرکتوں سے۔"

"میں نے ایسا کچھ نہیں سوچا ہے فاطمہ۔تم سے میں نے جب کہا ہے شی از جسٹ آفرینڈ تو تم میری بات پر یقین کرو۔۔

تم تو کر ہی سکتی ہو نہ مجھ پر یقین۔"وہ اُسکے بغل میں بیٹھتا بولا۔اُس کی آواز میں آس تھی۔

"تو آپ پھر مجھ سے بچ کیوں رہے ہیں؟ کیوں؟"

www.novelsclubb.com

"کیا ہم پھر سے اسی ٹاپک پر آ گئے ہیں؟" وہ پلٹ کر اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا۔ فاطمہ نے نظریں چرائی۔ وہ ساحر تھا۔

"نہیں مگر آپ نے مجھے اپنایا۔ مجھے اپنے دل میں جگہ دی اس گھر میں، میں آپ کی وجہ سے ہوں۔ جب میں اوور ریکٹ کرتی ہوں یا جو بھی الول جلول حرکتیں کرتی ہوں آپ میرے ساتھ رہیں ہیں تو پھر اب کیوں؟" وہ پچھلے کچھ مہینوں کی طرف اشارہ کرتی بولی۔

"انسان یہ سب چیزیں کیوں کرتا ہے؟" وہ الٹا اس سے سوال پوچھتے بولا۔

"تو کیا وجہ ہے؟" وہ ابھی بھی نہیں سمجھی تھی۔

"کیونکہ میں اس رشتے میں sincere ہوں اور اس کے سوا میرے پاس کوئی ریزن نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

"کیا آپ کو مجھ سے پیار ہے جہان؟ وہ صاف لہجے میں بولی۔ جہانگیر کی سانسیں ایک پل کو رکیں۔

"کیونکہ اگر ہے تو میں اس رشتے کو بچانے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتی ہوں۔" فاطمہ نے پر عزم لہجے میں کہا۔

"آپ کو پتہ ہے، آپ تکلیف میں ہیں تو آپ دوسروں کو بھی اس کی لپیٹ میں لے رہے ہیں اور میرے نظریے سے یہ کوئی بڑی بات نہیں تھی اس سے ملنا یا کچھ بھی مگر بات آپ نے آگے بڑھائی ہے۔ہاں میں مانتی ہوں کہ آپ کی زندگی میں کوئی تھا مگر جو چلا گیا اس کے لئے آج کو کیوں تکلیف دینی ہے جہانگیر۔" تھوڑا کھسکتے ہوئے وہ ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھتی بولی۔

"مگر تم مجھے اس جنگ میں اکیلا چھوڑ رہی ہو؟"

"کون سی جنگ کیسی جنگ؟ ٹھیک ہے آپ ازوہ پر غصہ ہیں مگر آپ خود کو ہرٹ کر رہے ہیں، مجھے ہرٹ کر رہے ہیں کیونکہ آپ تکلیف میں ہے تو آپ سب کچھ برباد کرنے کا سوچ رہے ہیں۔ بس کر دیں اب۔" اُس کے الفاظ سنتے وہ بس چپ چاپ بیٹھا تھا۔

"میں برا انسان نہیں ہوں فاطمہ۔ ٹھیک ہے میں غلط ہوں میں کچھ چیزیں غلط کر دیتا ہوں مگر میں برا انسان نہیں ہوں۔" وہ بھاری آواز میں بولا۔

فاطمہ نے چہرہ اٹھا کر دیکھا۔ وہ برا انسان ہو بھی نہیں سکتا۔ کم از کم اُس کے ساتھ تو نہیں۔

"تمھیں پتہ ہے ایک لائن ہے۔" وہ اپنی آواز میں بشاشت لاتے ہوئے بولا۔

"میں کسی کے الفاظ سے اتنی آسانی سے نہیں ٹوٹنے والا جس نے میری زندگی کا ایک دن میرے جیسا نہیں گزارا ہو۔"

"میں عام انسانوں جیسا نہیں ہوں۔"

"کیا مطلب۔" وہ حیرت زدہ سی بولی۔ "ویمپائر ہو کیا۔"

"نہیں۔" وہ ہلکا سا مسکرایا۔

"مطلب تمہارے جیسا نہیں ہوں مگر تم ہمیشہ مجھے غلط جج کرتی ہو۔"

"مجھے نہیں پتہ پیار کیسے کرتے ہیں؟"

"کسی سے پیار جتانا کیسا ہوتا ہے؟" وہ جذباتی لہجے میں بولا اُس کا تنفس تیز ہوا تھا۔

فاطمہ نے اسے بیچ میں نہیں ٹوکا۔ آج اُس کی شخصیت کی یہ کڑی بھی حل ہو جانی تھی۔

"ازوہ کو لگتا ہے کہ میں نے اسکے ساتھ غلط سلوک کیا۔ مجھے نہیں پتہ۔ میں کبھی بھی نہیں سمجھ سکا۔ مجھے لگا میں اگر اسے پسند کرتا ہوں تو وہ بھی مجھے پسند کرتی ہو گی۔" میں بس چاہتا تھا کہ کوئی مجھے چاہے جس طرح میں ٹوٹ کر اُسے چاہوں اسی طرح۔"

"جہانگیر یہاں بات پسند کی نہیں محبت کی ہے اگر اسے آپ سے محبت نہیں تو ۔۔۔۔۔ پھر۔" وہ دانستہ طور پر چپ ہوئی۔

"مجھے نہیں پتہ۔۔ مجھے کسی نے نہیں سکھایا پیار کرنا۔ میں نے ازوہ کو زبردستی حاصل کرنا چاہا کیونکہ مجھے لگا کہ اگر میں اسے کھو دوں گا تو میں زندہ نہیں رہ پاؤں گا۔ وہ اپنی اندر کی تاریکیاں اسے دکھا رہا تھا۔

"مگر میں نے غلط کیا۔"

"میں ڈر گیا تھا۔اسے نہیں چھوڑنا چاہتا تھا۔میں نے بہت غلطیاں کی۔مجھے نہیں پتہ مجھے میری غلطیوں کی معافی ملے گی کہ نہیں مگر میں روز اللہ سے دعا کرتا ہوں کی مجھے اپنا ماضی بھولنے کا،اسے بدلنے کا،اس سے کچھ سیکھنے کا بس ایک موقع دے۔"جہانگیر بھرائی آواز میں بولتا جارہا اور وہ اُس کے آواز کے فسوں میں گم تھی۔

"توآپ یہ میرے ساتھ کیا کررہے ہیں؟"

"میں کوشش تو کررہا ہوں ایک اچھا انسان بننے کی مگر تم مجھ پر شک کررہی ہو۔"وہ برہمی سے بولا۔"اور مجھے پتہ چل گیا میں جتنی بھی کوشش کروں میں تمہارا بھروسہ نہیں جیت سکتا۔اب کوئی جواز نہیں بنتا اپنی صفائی دینے کا یا پھر کچھ کہنے کا۔"وہ اس سے دور ہٹ گیا۔فاطمہ کو لگا اب اس میلوڈراما کا اینڈ ہو جانا چاہیے۔

"یار پلیز بس کریں آپ یہ ازوہ نامہ میں تنگ آگئی ہوں۔"فاطمہ بیزاری سے بولی۔جہانگیر حیران ہوا بجائے ہمدردی کے وہ الٹا اس پر چلارہی تھی۔

"قسم سے جہانگیر میں بتا رہی ہوں میری جگہ اگر کوئی اور لڑکی آپکی بیوی ہوتی آپ کی یہ دیوداس والی داستان سن کر آپ کو چھوڑ جاتی۔" کیا فائدہ اتنا سینٹی ہونے کا بجائے اسے گلے لگانے کے وہ ناک بھوں چڑھا رہی تھی۔ جہانگیر نے ٹھنڈی سانس بھری۔ وہ کچھ بھی کر لے فاطمہ اس کو خاطر میں نہیں لانے والی۔

"چلیں پھر گڈ نائٹ مجھے نیند آرہی ہے۔" فاطمہ اٹھتے ہوئے بولی۔

"تم تو آج نیچے سونے والی تھی۔"

"اب آہی گئی ہوں تو اپنے بیڈ پر ہی سوؤں گی۔"

"this is not fair" فاطمہ وہ جلدی سے اٹھ کر بیڈ پر بیٹھا آج میں سونے والا تھا۔

"سونے والے تھے آپ سوئے نہیں۔" وہ جلدی سے لیٹ بھی گئی۔

"ہاں تمہارا سو کالڈ بھوت کا ڈراما۔" وہ بڑبڑانے لگا ورنہ اب تک تو خواب و خرگوش کے مزے لے رہا ہوتا۔

"سب سے بڑا جن تو میرے ساتھ ہی ہے بھوت میرا کیا بگاڑ لینگے۔"

www.novelsclubb.com

"تو پھر اب ہو گئی صلح؟" وہ اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولی۔

"ہمم۔" اُس کا بڑھا ہاتھ پکڑ کر گرمجوشی سے دبایا۔ فاطمہ نے اپنے ہاتھ چھڑائے۔

"پکی والی صلح کر لیں اب۔" جہانگیر ذو معنی انداز میں اسے دیکھنے لگا۔ تکیہ جھاڑتے اُسکے ہاتھ رکے۔

"آپ مجھے پریشان کر رہے ہیں۔" وہ بنا سر اٹھائے دھیمی آواز میں بولی۔

"میں چیزوں کو صحیح کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ باقی تمہاری مرضی۔" وہ دوسری طرف منہ کر کے دبے ہونٹھ مسکرایا، جانتا تھا اس نے اگر اس کو مسکراتا دیکھ لیا تو اس کی ہی شامت آنی تھی۔

www.novelsclubb.com

ساتھ ہی آدھا پاؤں زمین پر لٹکائے ادھا وہ بیڈ پر لیٹا۔

"کیا کر رہے ہیں آپ۔" وہ کرنٹ کھاتی اٹھی۔

"یار میری ہائیٹ دیکھو اور صوفے کو دیکھو۔"

"میں نے کہا نا آپ سے میں آپ کے ساتھ بیڈ نہیں شیئر کر سکتی۔"

"میں وہاں پر کمفرٹیبل نہیں ہو سکتا سمجھا کرو یار۔اب وہ غصے سے چڑ گیا۔ایک تو دن بھر کا تھکا ہارا گھر آیا مگر خود کے بیڈ پر سونا بھی نہیں نصیب۔اس سے اچھا سنگل ہی تھا کم سے کم اپنا بیڈ تو تھا۔کڑھتے ہوئے اس نے سوچا۔بلاآخر چپ چاپ اٹھ کر صوفے پر کیسے کیسے کر کے ایڈجسٹ ہو کر وہ لیٹا تھا۔

"آپ اور میں ایک جیسے ہیں جہانگیر۔ہم دونوں ہی آزاد اور خوش رہنا چاہتے ہیں مگر ہماری زندگی جیسے زنجیروں میں بندھی ہے۔آپکی دکھتی ہے آپ اپنے جذبات عیاں کر دیتے ہیں مگر میری۔۔۔میری ایسا لگتا میری سانسوں کے درمیان ایک پھندا بنی ہے اور یہ لمحات میری انگلیوں سے ریت کی طرح پھسلتی جا رہے ہیں۔میں جتنا مرضی کچھ کر لوں میں اسے نہیں پکڑ سکتی،اسے نہیں روک سکتی اور اگر میں اسے نہیں پکڑ سکتی تو یہ ہم دونوں کو کیوں ایک ساتھ جوڑ رہی ہے؟"

"ہم ایک ساتھ ایک چھت کے نیچے رہتے ہوئے مہینے سے اجنبی بنے ہیں۔"

"کیا چیز ہمیں ایک ساتھ جوڑ رہی ہے؟"

www.novelsclubb.com

"پیار یا پھر ہم دونوں بس ایک ساتھ منسلک ہیں۔"

"کیا ہم سچ میں ایک دوسرے سے پیار کی امید کر بیٹھے ہیں۔

مگر میں اب ان سب سے تھک چکی ہوں بہت زیادہ اور مجھے سمجھ نہیں آرہا ہے میں کیا کروں۔؟" ایک سائڈ سے کروٹ کے بل لیٹی وہ جہانگیر کو دیکھے خود سے بولے جا رہی تھی۔اسے نہیں پتہ تھا یہ سب کیسے فکس ہوگا مگر اسے ایک کوشش کرنی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

ہلکی ہلکی نرم دھوپ اُس کے کمرے کی کھڑکی سے جھانک رہی تھی۔

اس وقت کمرے کے وسط میں کھڑی ایک طائرانہ نظر اپنے کمرے میں ڈال رہی تھی۔سب کچھ پرفیکٹ تھا۔بیڈ وہ اٹھتے ہی بنا دیتی تھی کہ اسے چادر کی سلوٹیں

نہیں پسند تھی اور مجال ہو اس کے بعد وہ اس پر لیٹتی ہو کہ کہیں خراب نہ ہو جائے۔ سامنے ٹیبل پر رکھے گلدان میں اُس نے سوکھے ہوئے پھول پتیاں اور نرم سی سفید روئی جیسی گھاس جسے پمپاس گراس بولتے تھے اس سے سجایا تھا۔ بس اگر کمرے میں کوئی اوور لگ رہا تھا تو جہانگیر، جو ابھی تک سویا پڑا تھا۔ آدھا ہاتھ باہر لٹکائے وہ اوندھے منہ سو رہا تھا۔

فاطمہ اسے اٹھانے کی کوشش کرتی مگر رک جاتی بالآخر ڈریسنگ ٹیبل کے پاس جا کر وہ پرفیوم کی شیشی اٹھا کر تیز آواز میں رکھنے لگی دھڑ دھڑ کی آواز پر وہ ادھ کھلی آنکھوں سے اُسے گھورنے لگا۔ ہوش ابھی بھی نہیں تھا ہاں مگر گردن ضرور اکڑ گئی تھی۔ کراہتا ہوا وہ گردن دائیں بائیں موڑ کر صحیح کرنے لگا۔

رف سے حلیے میں بھی وہ اُسے ہینڈسم لگ رہا تھا۔ خیر یہ محبوب کی نظر ہوتی ہے۔

"اوہ اٹھ گئے آپ۔" وہ چونکنے کے انداز میں اس کی طرف مڑی وہ کافی نک سک سے تیار تھی۔

"کہاں کی تیاری ہے۔" وہ اُسے دیکھتا آنکھیں ملتا ہوا اٹھا۔

"آپ بھی جا کر جلدی سے ریڈی ہوں۔"

"کہاں جا رہے ہیں ہم؟" جمائی لیتے ہوئے وہ منہ پر ہاتھ رکھتے بولا۔

"بریکفاسٹ کرنے اور آپ جلدی سے آئیں کیونکہ میں لیٹ ناشتا نہیں کرتی ہوں۔" وہ ابرو اٹھائے اسے دیکھ رہا تھا۔

"اتنا حق۔"

"جہانگیر یار جلدی کریں میں نے گھر میں بتا دیا۔"

"اور میری پرمیشن۔" وہ bossy ہوا۔

"دادا جی سے لے لی ہے کافی ہے۔آج آپ آفس نہیں جا رہے ہیں۔"

"چل رہا ہوں۔" انکار کا جواز بنتا بھی نہیں تھا۔اسے بھی فاطمہ سے کچھ باتیں کرنے تھی سو موقع اچھا تھا۔فٹافٹ نہا کر وہ باہر نکلا۔وائٹ شرٹ پر وائٹ ہی پیور کاٹن کا پینٹ پہنے وہ خاصا casual اور فریش لگ رہا تھا۔اُس کے مقابلے میں وہ زیادہ تیار لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے وہ اس کو ہی دیکھ رہا تھا۔

"میں کچھ زیادہ ہی ریڈی ہو گئی ہوں۔وہ شیشے میں اپنا رخ موڑتی بولی۔جہانگیر مسکرایا۔

"کیا ہے۔۔۔؟وہ"کو کافی لمبا کھینچ کر بولی۔

"میں ایسے ہی تیار ہوتی ہوں زیادہ تو نہیں ہے۔"وہ اپنے بالوں کو ایک سائڈ سے دوسری سائڈ کرتی اُس کو آئینے میں دیکھتی بولی۔

"بدل لیتی ہوں۔"

"ارے! نہیں۔"جہانگیر نے اُس کا راستہ روکا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے بدلنے کی۔"

"کیسی لگ رہی ہوں؟"ناز سے پوچھا گیا۔

www.novelsclubb.com

"پرفیکٹ۔"وہ اُس کی لٹوں کو انگلیوں سے پیچھے کرتا اس کے بالوں کو چومتے ہلکے سے مسکرا کر بولا۔

"شکریہ اب چلیں مجھے بہت تیز بھوک لگی ہے۔" اپنی دھڑکن سنبھالتی وہ ہینڈ بیگ اٹھاتی اسے دھکا دیکر آگے بڑھاتی بولی۔

لوگ غلط کہتے ہیں کہ دوسری بار محبت نہیں ہوتی ہے۔ یہ ہوتی ہے اور یہ پہلی محبت سے زیادہ شدید ہوتی ہے اور یہ محبت تب ہوتی ہے جب کوئی شخص ایسی چیزیں دکھاتا ہے جو آپ نے کبھی محسوس نہیں کی ہوں۔ اس وقت ہوتی ہے جب کوئی شخص آپ کی زندگی کو ایک نئی سمت دیتا ہے تاکہ یہ آپ کو بڑھنے میں مدد کرے۔

محبت تب ہوتی ہے جب کوئی آپ کو چیزوں میں خوبصورتی تلاش کرنے میں مدد کرتا ہے اور اس دوسری محبت کی یہ خوبصورتی ہوتی ہے کوئی اسے آسان لفظوں میں بیان بھی نہیں کر سکتا ہے۔

www.novelsclubb.com

ایک طمانیت کا احساس لئے وہ دل سے مسکراتی اُس کے ہم قدم ہو کر چل رہی تھی۔ کیونکہ اسے پتہ تھا وہ چیزیں کو صحیح کرنا جانتی ہے۔ ہوم سویٹ ہوم جو کہ

پھولوں والا کیفے ٹیریا تھا۔اس میں بیٹھے اُن دونوں نے اپنی مرضی کا ناشتا آرڈر کیا۔ صبح کے وقت عموماً کم ہی بھیڑ تھی۔

"میں نے اس سے پہلے اتنا بہتر نہیں محسوس کیا ہے۔" وہ اپنے سامنے بیٹھے جہانگیر سے بولی جو اس وقت چپ چاپ اُس کے ہر کہنے کو مان لے رہا تھا۔

"مجھ سے بات کرنا، لڑنا جھگڑنا اور پھر مجھ سے ہی اپنی پربلم کا سالو کرنا اگر تم کو خوش رکھ رہا ہے تو اس سے اچھی بات کیا ہو سکتی ہے۔" وہ اس پر چوٹ کرتے ہوئے بولا

"ہاااا ایسا کچھ نہیں ہے میں کہاں لڑتی ہوں؟"

"ہاں تم صحیح ہو۔" وہ سیز فائر کرتے بولا۔ صبح صبح اس سے لڑنے کی انرجی نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کیسا محسوس کر رہے ہیں؟" وہ اپنی چمکتی آنکھوں سے اُسے دیکھتی ہوئی بولی۔

"تمہارے سامنے بیٹھا ہوں محسوس کر لو۔" وہ شرارتی لہجے میں بولا۔فاطمہ نے کچھ بولنے کے لئے منہ کھولا مگر ویٹر کو دیکھ کر منہ بند کیے بیٹھی اسے غور سے دیکھتی رہی۔اُسکی آنکھوں میں حزن اور بے چینی تھی اور وہ اس کو پر سکون دیکھنا چاہتی تھی یوں ڈسٹرب نہیں مگر اس وقت کھانا بھی اُس کے لئے ضروری تھا سو وہ ایکسپرٹ بنی کانٹے اور چمچ سے پلیٹ میں جنگ لڑ رہی تھی۔جہانگیر کو پوری طرح سے بھلائے۔

پیٹ کو شانتی ملی تو اُس کی طرف دھیان گیا۔جو چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کھا رہا تھا۔

"جہانگیر۔۔"

"ہمم۔۔۔" وہ کہیں گم تھا۔

"جہانگیر۔۔۔۔" وہ اونچی اواز میں بولی۔

"سن رہا ہوں بولو۔" فرینچ ٹوسٹ کو کانٹے کی مدد سے منہ میں ڈالتا وہ اس کی بات سننے کے انتظار میں تھا۔

"نہیں کہہ رہی میرا ارادہ بدل گیا۔" اس نے اپنا من بدلا۔

"نہیں بولو، بولو، بول لو بے بی۔" وہ اُسے پچکارتے ہوا بولا۔

"میں بھی ویسا نہیں چاہتی ہوں؟"

"کیا؟۔۔۔" وہ نہیں سمجھا۔

"میں یہ سب اس طرح نہیں چاہتی ہوں۔" اُس کا دھیان لوٹا۔ پلیٹ کو سائڈ کرتا وہ ٹشو سے منہ کو صاف کرتا وہ مکمل اُس کی طرف متوجہ ہوا۔

"میں بھی تم کو اپسیٹ نہیں کرنا چاہتا، مگر میرے اندر جو آگ۔۔۔۔"

"بس کر دیں جہانگیر ختم کریں اس بات کو۔ دنیا میں ایک آپ اکیلے نہیں ہیں جسے کسی نے پیار نہیں کیا ہے۔

www.novelsclubb.com

سب ہی کسی نہ کسی سے unlove ہوتے ہیں۔

آپ معمولی بات کو ایشو بنا کر بیٹھ گئے ہیں۔" وہ تندہی سے بولی۔

"مجھے بھی کسی نے unlove کیا تھا جہانگیر۔" وہ کچھ لمحے چپ ہو کر اپنے من میں بولی۔

"کبھی کبھی ہم اندر بچپن کے ٹراما میں جی کر خود کو اذیت دیتے ہیں۔ جنکے ماں باپ ہوتے ہیں یا جنکے نہیں ہوتے ہیں وہ اگر اپنے بچوں کے پیار میں تھوڑی سی بھی کمی کر دیں یا دھیان نہیں دیں تو بچے اس احساس محرومی کو کہیں اور پورا کرنے کے لیے زور لگاتے ہیں اسے ڈھونڈتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں یہ سب کمیاں کوئی دوسرا انسان ہی ختم کر سکتا ہے اور اگر کوئی انہیں پیار کرنے سے انکار کر دیں تو انکو وہی باتیں بار بار ہرٹ کرتی ہیں۔" اب بہت ہو چکا اسے اس ٹاپک کو ختم کرنا تھا۔

"تم بتاؤ تم میری جگہ ہوتی تو کیا کرتی؟" الٹا اس سے سوال کیا۔

"میں معاف کر دیتی۔" وہ ٹھوس لہجے میں بولی

"کیونکہ میں پیچھے مڑ کر دیکھنے والوں میں سے نہیں جو بیت گیا، وہ ہمیشہ کے لیے پیچھے چھوٹ جاتا ہے اور چھوڑی ہوئی چیزیں واپس آکر وہ اہمیت نہیں رکھتی ہیں۔"

"کہنا آسان کرنا مشکل۔ کبھی کسی کو معاف کرنا جس نے تمہیں ہرٹ کیا ہو۔"

جہانگیر کڑوے انداز میں بولا، اُسکے الفاظ تلخ تھے۔

"انفیکٹ میں نے کیا ہے۔" اسے دور کہیں اپنا بچپن نظر آیا مگر پھر بھی وہ دل سے کسی کو آج تک نہیں معاف کر پائی تھی۔ زبان سے کہنا آسان ہوتا ہے کرنا مشکل۔

"اوکے لیو دس ٹاپک۔" وہ سر جھٹکتے بولی۔

"فاطمہ۔" جہانگیر کی آواز بھاری ہوئی۔ وہ کچھ نہیں بولی۔

"کبھی کبھی جب میں ہم دونوں کو دیکھتا ہوں ہم دونوں ایک ساتھ بہت اچھے لگتا ہے پرفیکٹ پکچر جیسے مگر جب تم مجھ سے دور ہو جاتی ہو تو یہ تصویر ادھوری رہ جاتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا آپ کو مجھ سے محبت ہو رہی ہے کیا؟" وہ ہنسی مگر پھر سنجیدہ ہو کر بولی۔

"آئی نو۔ مگر جہانگیر ہمارے اندر بہت سے ایون اور آڈ ہیں۔ مجھے پتہ ہے آپ مجھے ہرٹ نہیں کرنا چاہتے مگر ہرٹ کر دیتے ہیں مگر مجھے کیا چاہیے آپکو پتہ ہے

؟"وہ تھوڑا سا جھکی اُس کی آنکھوں میں سوالیہ نظروں سے دیکھتی بولی۔جہانگیر کچھ بولا نہیں مگر اس کے جواب کا منتظر تھا۔

"میں آپ کے ساتھ جب ہوتی ہوں وہ میں ہوتی ہوں جو فاطمہ ہے اصل میں۔"

"سکون کا احساس ہوتا ہے۔"

"اپنا پن ہوتا ہے ہم دونوں ایک دوسرے کی خامیوں اور خوبیوں کو اپنا کر آگے یہاں تک آئے ہیں۔"

"جہاں ہم ایک دوسرے کو تکلیف نہیں دینا چاہتے ہیں اور میں وہ پل پھر سے جینا چاہتی ہوں۔"وہ مسکراتے ہوئے اپنا ہاتھ اُس کی طرف بڑھا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

جہانگیر نے سوچنے کا بھی وقت نہیں لیا کیونکہ وہ ان سب چیزوں سے اب باہر نکلنا چاہتا تھا۔سب کچھ بھلا کر ایک خوشگوار ازدواجی زندگی جینا چاہتا تھا اور اس نے اس کا بڑھا ہوا ہاتھ تھاما۔فاطمہ پورے دل سے مسکرائی۔

جہانگیر نے فاطمہ کے ہاتھوں کو پکڑ کر ایک بوسہ دیا اور پھر وہ اُسکا ہاتھ تھامے بیٹھا رہا۔

"کھانا نہیں ہے ٹھنڈی ہو رہی ہے آپکی چائے۔" وہ ٹیبل پر رکھی چائے کے اوپر جمتی پپڑی اور اس کے بریکفاسٹ کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"ہمم۔۔۔" تھوڑا سا خجل ہو کر اُس نے اُس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ اُس کے موبائل کی رنگ ٹون بجی۔ جہانگیر اگنور کر کے باتوں میں لگا رہا۔

"فون بج رہا ہے ہو سکتا ہے کوئی ضروری کال ہو۔" وہ لگاتار بجتے فون کو دیکھ کر بولی اور جب اس نے یہ بات تب کوئی نہ کوئی غلط چیز ہوئی تھی۔

اس نے فون اٹھا کر کان میں لگایا۔

"ہیلو۔۔۔ج جہانگیر پلیز ہیلپ می۔" از وہ کی کانپتی ہوئی آواز سن کر وہ حیران ہو کر کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا؟" فاطمہ اُس کے تعاقب میں کھڑی ہوئی۔ وہ چپ رہا۔ "پلیز جلدی مجھے یہاں سے نکالو۔۔۔۔" از وہ چینختی ہوئی بولی۔

"کہاں ہو تم؟" وہ جھٹکے سے فاطمہ کا ہاتھ پکڑتا باہر نکلا تھا۔

"کیا ہو گیا جہانگیر۔۔۔۔؟" وہ اُس کے یوں بی ہیو کرنے پر بولی مگر وہ اُسے زبردستی کار میں بٹھا کر تیزی سے گاڑی بھگا لے گیا۔

"کہاں ہو تم۔۔۔مجھے اپنی لوکیشن بھیجو؟" وہ ازوہ کو دوبارہ کال کر کے بولا۔

"میں اس وقت ہارون کے گھر کے سامنے والے روڈ پر کھڑی ہوں۔" اور وہ پچھلے پندرہ منٹ فاطمہ کی سانس کی حلق میں اٹکا چکے تھے۔وہ تیزی سے گاڑی بھگاتا اس تک پہنچا

کار کا دروازہ کھولے وہ روڈ کے کنارے کھڑی ازوہ کے پاس گیا جبکہ فاطمہ دوسرے سائڈ کا دروازہ کھول کر باہر نکلتی سن ہوئی تھی۔اُس کی سانسیں ایک پل کو رکی۔

www.novelsclubb.com

جینز ٹی شرٹ اور بکھرے ہوش و حواس میں کھڑی ازوہ کو دیکھ کر اس کو جھٹکا لگا تھا۔

"بجائے اپنے گھر فون کرنے کے اس نے جہانگیر کو کیوں فون کیا تھا؟"اُسکے ذہن میں یہ سوال کوندا۔

جہانگیر نے ازوہ سے پوری سچویشن جاننے کے بعد گاڑی اپنے گھر کی طرف موڑ دی تھی۔

صورتحال کچھ یوں بیان کی گئی کہ ازوہ اپنی مام سے بات کررہی تھی کہ جہانگیر ڈیڈ کی پارٹی میں پیسہ انویسٹ کررہاہے اور وہ اب اس قید سے آزاد ہونے والی ہے اور جلد ہی ہارون سکندر سے طلاق لیکر وہ الگ ہوجائیگی اور پھر وہ جہانگیر کے ساتھ..... مگر اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی ہارون کمرے میں جھٹکے سے دروازہ کھول کر داخل ہوا اور وہ طوفان کھڑا کیا کہ الامان! اُس کے گھر والے الگ بپھر گئے۔اُن کے خاندان میں کسی کی کبھی طلاق نہیں ہوئی۔

اسے کمرے میں لاک کردیا گیا پلس ہارون نے جذبات اور غصے میں آکر اس کے ڈیڈ کے اُوپر کیس کردیا۔ سو بجائے مام کے پاس جانے کے اس نے یہ راستہ چنا تھا۔

اس نے جہانگیر کو اپنی مدد کے لئے پُکارا اور اس کی حسب توقع کے مطابق وہ دوڑا چلا آیا تھا اور یوں وہ روتی دھوتی اُس کے ساتھ چل دی۔

فاطمہ نے جہانگیر کو کئی اشارے کنائے کئے۔ یہ اُسکی کوئی چال بھی ہو سکتی ہے، مگر اس وقت وہ ٹینس سا گاڑی چلا رہا تھا۔ وہ سوچ رہی تھی وہ گھر جا کر سب کو کیا کہنے والا ہے؟ اور اس وقت صبح کے دس بجے سبھی گھر میں ہی رہتے ہیں۔

جہانگیر بھی اسی ادھیڑ بن میں تھا کہ وہ کیا کرے؟ ہارون سکندر کی پہنچ اوپر تک تھی مگر وہ بھی جہانگیر تھا اور اس بار وہ اسکو مات دیکر رہیگا۔ فلحال اس سب سچویشن کو ہینڈل کرنا تھا۔ گھر میں سبھی کی آنکھیں پھٹ کر باہر آنے کو تھیں۔ ازوہ کو اتنے سالوں بعد اس طرح دکھی حال میں دیکھ کر، کہاں وہ نک سک سی تیار ازوہ اور یہاں تو کوئی اور ہی تھی۔ بنا میک اپ کے اُترا چہرہ لئے۔ جہانگیر نے ساری باتیں گول مول کر کے دادا جی کو بتائی۔ تھوڑی آنا کانی کے بعد وہ مان گئے تھے۔

لڑکی کی بات تھی ورنہ وہ اُس کے کان کھیچتے۔

"تم جب تک رہنا چاہتی ہو یہاں رہو مگر پھر بھی ہم کہنا چاہتے ہیں کہ تمہیں اس وقت اپنے ماں باپ کے ساتھ ہونا چاہیے۔ چلو جیسا تمہیں صحیح لگے۔" وہ اُس کے سر پر ہاتھ رکھتے لاؤنج سے باہر چلے گئے۔

سب کے اُترے چہرے دیکھ کر لگ رہا تھا کہ کوئی خوش نہیں ہے مگر پھر بھی جھوٹی مسکراہٹ سے اُس کو خوش آمدید کیا۔ فاطمہ ہونقوں کی طرح ساری ایکٹویٹی دیکھ رہی تھی۔

کچھ تو غلط ہو رہا تھا مگر کیا؟

ابھی تک تو سب صحیح تھا۔

ابھی تو وہ اور جہانگیر ساتھ تھے پھر یہ سب۔۔۔ان سب میں وہ کہاں تھی اور اس سے یہ سب دیکھا نہیں جا رہا تھا۔ غصے میں وہ لاؤنج چھوڑ کر اپنے کمرے میں چلی آئی۔

جب بھی کچھ کرتی کوئی چھوٹی سی کوشش کرتی ہمیشہ کچھ نا کچھ آڑے آ ہی جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ سب اتنا آسان نہیں تھا لیکن اگر وہ شروعات سے ان سب چیزوں سے ابر آئی تو اب بھی ایسا ہی ہو گا پر اس وقت اس کے ہوش و حواس کام نہیں کر رہے تھے وہ سن سی تھی۔

تمام جذباتوں کو محسوس کرنے کے باوجود وہ ردِ عمل کا اظہار نہیں کر سکتی جیسا اُس نے پہلے کیا تھا۔اسے اوورری ایکٹ نہیں کرنا ہے،وہ جذباتی پن میں سب کچھ پھر سے خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔

اب اسے شیوریٹی چاہیے تھی۔اپنے اگلے قدم کو بڑھانے سے پہلے۔اسے اب جہانگیر کو نہیں روکنا تھا جو جیسا چل رہا ہے ویسا رہنے دینا تھا۔کچھ چیزیں ہم اپنے جذبات کی قدر میں آ کر کھو دیتے ہیں، خراب کر دیتے ہیں۔زیادہ تر شادیوں کے ٹوٹنے کی یہی عموماً وجہ ہوتی ہے۔آپ اپنے ساتھی کو تبدیل کرنے یا کنٹرول کرنے کی کوشش کرتے ہیں،بجائے اس کے کہ اپنے خوف کا سامنا کرنا سیکھیں۔

کوئی بھی ہم سفر خامیوں کے بغیر نہیں ہوتا۔ سبھی میں کوئی نہ کوئی کمی رہتی ہے۔

ہمارے پاس ہمارے جذبات کا سامنا کرنا اور اس سے اوور کم کرنے کا وقت ہوتا ہے۔

"نہیں میں اس بار ایسا نہیں کرونگی۔" وہ کمرے میں چکر کاٹتی سوچ سوچ کر پاگل ہو رہی تھی۔ یہ اُسکے اندر کا لاشعوری خوف ہے کہ وہ ناکافی تھی اور یہ اُس کے اندر کے خوف کو اور بڑھا رہا تھا کہ کہیں جہانگیر اُسے چھوڑ نا دے۔

"نہیں، نہیں۔" وہ صوفے پر بیٹھی۔ اُس کے ہاتھ پیر کانپ رہے تھے۔ آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ وہ خود کو سمبھال نہیں پارہی تھی۔ اندر سے چیخنا چلانا چاہتی تھی مگر آواز نہیں نکل رہی تھی۔

دروازے پر کھٹکا ہوا۔ وہ جلدی سے دوڑتی ہوئی واشروم میں گھسی۔

www.novelsclubb.com

وہ اس وقت کسی کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔

فاطمہ کو اپنی خود کی اس سائڈ کے بارے میں نہیں پتہ تھا۔ وہ کچھ چیزوں پر جذباتی ہو کر خود کو پریشان کرلیتی تھی، تکلیف دیتی تھی۔ وہ اس صورتحال کو نہیں

ہینڈل کر سکتی ہے۔ ہچکیوں سمیت روتی وہ شاور کے نیچے کھڑی تھی۔دل سے بنائے گیا ہار سنگھار اب پانی کی نظر ہو چکا تھا۔

جہانگیر نے فاطمہ کو نا محسوس طریقے سے غائب ہوتا دیکھ سمجھ چکا تھا کہ اس وقت وہ غصّے میں ہو گی۔اس کو اپنا یہ قدم صحیح لگ رہا تھا۔کافی دیر بعد انتظار کرنے کے بعد بھی وہ باہر نہیں نکلی تھی۔ تھک ہار کر وہ بیٹھ گیا تھا۔پاؤں ہلاتے وہ پیٹھ ٹکائے ریلیکس سا بیٹھا چھت کو تکے جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

.

.

ٹک ٹک کی آواز پر اُس نے سر نیچے کیا۔فاطمہ کا موبائل ٹیبل پر رکھا تھا جن میں لگاتار مسیج آرہے تھے۔

اس نے کبھی اس طرح سے اس کا موبائل نہیں چھوا تھا مگر اب یہ گستاخی کر بیٹھا تھا۔

ان کے بیچ ساری غلط فہمیوں کی جڑ ہی موبائل تھا۔

"فاطمہ اگر تم نے میرا فون نہیں اٹھایا تو میں تمہارا بہت برا حشر کروں گا۔" کسی نے دھمکی دی تھی۔ میسیج پڑھ کر اُس کا ماتھا ٹھنکا۔

فاطمہ کو کون دھمکی دے سکتا ہے۔اُس کی رگیں کھینچ گئیں۔وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔

"کون ہو سکتا ہے؟" وہ گہری سوچ لئے لسٹ میں گیا۔

فاطمہ کافی دیر تک خود کو ریلیکس کر کے باہر نکلی۔

www.novelsclubb.com

"فاطمہ۔" اُسکی آواز سن کر وہ چونکی۔

"یہ کون تمہیں میسیج کر رہا ہے؟"

"ک کیسا میسیج؟" اُس کی زبان لڑکھڑائی۔

"یہ کس کا مسیج ہے؟"روایتی مرد کی طرح وہ بھی نہیں برداشت کر سکتا کہ کوئی اُس کی بیوی کو ایسی ویسی نظر سے دیکھے اور پھر یہاں تو۔۔۔۔۔اور ہی حالات تھے۔

"تو فاطمہ اس وجہ سے اس سے ہمیشہ گریز کرتی آئی ہے؟"تلخ سوچ نے اس کا دماغ پراگندہ کیا۔

"اس وجہ سے تم میرے بڑھائے ہوئے ہاتھ کو جھٹکتی آئی ہو؟ٹھہرو!جہانگیر تم ایک مسیج سے اُسے کیسے جج کر سکتے ہو۔"اُس کے اندر سے آواز آئی وہ رک گیا۔

"کیسا میسیج ہے؟"وہ آگے بڑھتی اس کے ہاتھ سے موبائل لیتی بولی آواز میں گھبراہٹ تھی۔حسب توقع اُسکا شک درست نکلا۔کاشان نے دوسرے نمبر سے رابطہ کیا تھا کہ اگر وہ اس سے کانٹیکٹ نہیں کریگی تو پھر نتائج کی ذمے دار وہ خود ہو گی۔

www.novelsclubb.com

"رانگ نمبر ہو گا۔" وہ لاپرواہ انداز اپناتے ہوئے موبائل واپس بیڈ پر پھینکتے ہوئے بولی۔اس کو غور سے دیکھتا ہوا جہانگیر آگے بڑھ کر موبائل اٹھا کر اس نمبر پر کال لگا چکا تھا۔

فاطمہ کو پتہ چل گیا تھا اب اُس کا وقت آچکا ہے کیونکہ اس نے یہی سنا تھا کہ مرد اگر شک کر لے تو جینا مشکل کر دیتا ہے۔

"فاطمہ مجھے پتہ تھا تم مجھے فون ضرور کرو گی۔" کاشان کی بے ربط سی پرجوش آواز اسپیکر کے ذریعے کمرے میں گونجی۔فاطمہ چپ چاپ آنکھیں موندے جہانگیر کے ری ایکشن کا انتظار کرنے لگی۔

جہانگیر نے فون کاٹ کر دوبارہ سے بیڈ پر پھینکا۔اُس کا تنفس تیز ہوا۔گہری سانس لیکر اس نے خود کو شانت کیا۔

"فاطمہ کون ہے یہ؟ کون ہے جو تمہیں دھمکی دے رہا ہے؟"""مجھے بتاؤ۔" وہ اس پر چینخا نہیں تھا نہ ہی اس کی آواز میں کسی بھی طرح کا غصہ تھا مگر وہ چپ چاپ کھڑی تھی۔

"تم کسے بچانا چاہ رہی ہو؟" وہ اب غصہ ہوا۔ وہ جو یہاں اسے منانے کے لئے، خود کو جھکانے آیا تھا۔ اُس سے معافی مانگنے آیا تھا اور اب اس کا دل کر رہا تھا کی وہ کیا نا کر ڈالے۔ وہی روایتی مرد۔ اس کی چپی نے اس کے اندر کے جذباتی مرد کو جگا دیا تھا۔

"فاطمہ۔۔۔۔۔۔" وہ اونچی آواز میں چینخا۔

"آپ سبھی مرد ایک جیسے ہوتے ہیں کیا؟" وہ الٹا اُس کے اوپر چینخی۔ اُس کا چہرہ غصے سے سرخ ہوا۔

"تو یہ کون ہے؟" وہ اُسکا ہاتھ پکڑ کر کھینچتا ہوا بولا۔ تکلیف کے احساس سے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

"ہنھ! یہ سوال کرنے والے آپ کون ہوتے ہے؟ آپ نے اپنے ایکشن کے بارے میں سوچا ہے؟

وہ لڑکی اس گھر میں اس چھت کے نیچے ہے اور آپ یہاں میرے اوپر انگلی اٹھا کر کھڑے ہیں جہانگیر۔" اس کے سینے کے اوپر مکّے مارتے ہوئے وہ تقریباً رو دی۔

"آپ میرے اوپر یقین نہیں کرتے ہیں۔"آنسو اُس کے گالوں سے پھسل کر گرے۔

"یقین کرنے لائق بچا کیا ہے؟"وہ ہنوز اکڑا ہوا تھا۔فاطمہ کے بدن میں ایک پھریری سی دوڑ گئی۔

تو آ گیا اُس کا ماضی۔اُس کا پیچھا کرتے ہوئے جہاں وہ قصوروار نا ہوتے ہوئے بھی مجرم سی کھڑی تھی۔

"فاطمہ۔"اُسکے پاس آکر جہانگیر نے اس کا کاندھا پکڑ کر اپنی طرف موڑا۔

"کون تھا یہ۔۔۔؟"اُس کا سوال ہنوز وہی تھا۔

"م میرا کزن تھا۔"وہ ڈرتے ہوئے بولی۔

"تو تمہیں دھمکی کیوں دے رہا تھا؟"وہ دانت کچکچاتے ہوئے بولا۔

"فاطمہ۔۔۔۔تم مجھے پاگل کرنا چاہتی ہو ایک طرف تم مجھے روکتی ہو مجھے چیئر بلاتی ہو اور پھر یہ۔۔۔؟"وہ غصے میں چنگھاڑا۔

"میں چیٹر نہیں ہوں۔" فاطمہ نے آنسو گراتے ہوئے جواب دیا۔اس نے نہیں سوچا تھا کہ اُسے ایسی سچویشن کا سامنا کرنا ہوگا۔

"میں پہلے دن سے ہی تمہارے ساتھ ایماندار رہا ہوں۔میں نے تم سے کچھ بھی نہیں چھپایا۔

تم کیا ہو؟" وہ اس اپر انگلی اٹھا رہا تھا۔

"جہانگیر۔۔۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا ہے۔آپکو میرے اوپر بھروسہ نہیں کرنا مت کریں مگر کم از کم ہمارے رشتے کا تو احترام کر لیں۔میرا کسی سے کوئی رابطہ نہیں ہے،پہلے تھا مگر وہ ماضی میں تھا۔وہ بھی میرا اس سے بس ٹیلیفونک رابطہ تھا۔" وہ شرمندگی کے اتھاہ سمندر میں ڈوبتی اقرار کر رہی تھی

www.novelsclubb.com

ایک پل میں وہ مضبوط سی فاطمہ غائب ہوگئی تھی اور وہاں پر مظلوم سی فاطمہ کھڑی تھی جسے اپنے حق میں کچھ کہنا،لڑنا نہیں آتا ہو۔وہی کمزور سی دبو فاطمہ۔

اس کا دماغ کئی سال پیچھے چلا گیا جہاں وہ ایسے ہی بلکل اسی طرح کٹگھرے میں کھڑی تھی۔

اسے یاد آیا کیسے تاجور بیگم نے اسے اُس کے گھر میں آکر ذلیل کیا تھا۔وہ یادیں جو اس کا ہمیشہ سے پیچھا کرتی آئی ہیں ایک پل میں وہ پچھلے کئی سالوں کی تکلیف محسوس کر رہی تھی۔

سنا اپی اُن دِنوں کسی سے ٹیلی فونک رابطے میں تھی مگر جب تاجور بیگم کو پتہ چلا تو سنا اپی نے اُس کا نام لے دیا کیونکہ وہ فاطمہ کے ماموں کا بیٹا تھا۔اس وقت وہ ان سب معاملوں کو نہیں سمجھ سکتی تھی۔سنا اپی اُس کے سامنے ہاتھ جوڑ رہی تھی بنا پوری بات بتائے۔

"فاطمہ پلیز تمہیں بس کہنا کہ وہ تم تھی۔جس نے بات کی تھی۔"سنا اپی چہرے پر ہوائیاں لئے اس کے سامنے کھڑی تھی۔

"اگرامی کو پتہ چلا تو وہ میری جان لے لینگی،یا خود کو مار لینگی۔پلیز فاطمہ بس یہی کہہ دو۔"اور یوں وہ بنا سوچے سمجھے اُن کی بات پر ہاں کر چکی تھی۔کیسے اس نے سنا اپی کی محبّت میں،جذباتی پن میں آکر سب کے سامنے اعتراف کیا تھا کہ وہی

تھی جس نے فون پر بات کیا تھا اور نتیجتاً سارے خاندان والوں سے لعن طعن سننے کو ملا اور یوں وہ بنا غلطی کیے سب کی نظروں سے گر گئی۔

وہ کیسے ان باتوں کو بھول سکتی ہے۔

اس کے گھر والوں کو چھوڑ کر باقی سب کو یہی لگا کہ وہ فاطمہ ہی تھی جو اپنے ماموں کے بیٹے سے بات کرتی تھی یہاں تک اُس کے خود کو کزن نے اسے مورد الزام ٹھہرایا کہ وہی غلط تھی یہ جانتے ہوئے بھی اس نے ان دونوں کو بچانے کے لئے اپنا نام لیا اپنی عزت خراب کی۔

وہ تب کمزور تھی اب نہیں۔ غلطیوں کی سیڑھی پر قدم رکھ کر وہ دھیرے دھیرے مضبوط بنتی چلی گئی اور وہ آج بھی صحیح تھی، کل بھی۔

فاطمہ کو لگا اگر وہ آج بھی اپنے لئے نہیں کھڑی ہوئی تو وہ اپنی پہچان کھو دیگی۔

"میں نے کچھ غلط نہیں کیا ہے۔" وہ تیز آواز میں بولی۔

جہانگیر اُس کی طرف پلٹا۔ اُس کی نظریں فاطمہ پر جمی تھی۔

یہ چہرہ جھوٹ بھی بول سکتا ہے اسے یقین نہیں تھا اس کے ساتھ رہتے ہوئے اسے اس سے نہیں کسی اور سے انسیت تھی۔

جہانگیر کے اندر کچھ ٹوٹا۔

"آپ کے غصے کی کیا وجہ ہے؟"

"میں نے آپکو دھوکہ دیا؟ یا پھر میں نے آپ سے جھوٹ بولا ہے۔"

"میں نے جب کہا کہ میں نے کچھ غلط نہیں کیا تو مان لیں ورنہ پھر جو ہوگا اس کے ذمے دار آپ خود ہونگے۔" وہ مضبوط لہجے میں بولتی اس کے پاس آئی۔

"ٹھیک ہے مجھے آپ سے محبت نہیں تھی مگر میں آپ کے ساتھ اس رشتے میں honest ہوں اور میں نے کسی سے کوئی کونٹیکٹ نہیں کیا۔" وہ اپنا موبائل اُٹھاتی اسے اپنی بلاک لسٹ دکھا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ مجھ پر دھوکے کا الزام نہیں لگا سکتے ہیں۔" جہانگیر چپ کھڑا اسے بولتا ہوا سن رہا تھا۔

"تم میرے ساتھ ایسا کر بھی نہیں سکتی۔یہ میری غلطی تھی کہ میں تمہیں خوش کرتا آیا۔تم کو اپنی پہلی priority رکھا۔" جہانگیر گویا ہوا۔

"میں نے بھی اپنی طرف سے کوشش کی ہے جہانگیر سب کچھ صحیح کرنے کی مگر آپ صرف اپنے بارے میں سوچتے ہیں۔آپ سلفش ہیں۔"

"آپ صرف خود کی خوشیوں کے بارے میں سوچتے ہیں۔آپ نے کبھی میرے احساسات کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی۔" وہ اُسکا کاندھا جھنجھوڑتے چلائی۔

"میں تم پر اب بھروسہ نہیں کرتا۔" شاکی لہجے میں کہتے ہوئے اس نے فاطمہ کا ہاتھ جھٹکا۔

"تم نے اس سے شادی کیوں نہیں کی؟" وہ اب بیڈ پر بیٹھتا اس پر اپنی نظریں گاڑتے ہوئے بولا۔

"ہاہاہا تو آپ نے جج کر لیا کہ میرا اُس کے ساتھ بہت گہرا تعلق تھا؟" فاطمہ نے زخمی ہنسی ہنستے ہوئے کہا۔وہ بے بھروسہ کی ہو گئی تھی۔

"تھا میرا اس سے رشتا مگر ایک طرفہ میری طرف سے۔" وہ بے دھڑک بولی۔

اب جب ایسا ہے تو ایسا ہی صحیح۔

"مگر اس نے مجھے انکار کر دیا تھا اور میں پیچھے ہٹ گئی۔" وہ ٹوٹے لہجے میں بولی۔

آواز میں بھراہٹ تھی۔

"مجھے نہیں پتہ یہ سب کیسے ہوا جہانگیر مگر میں اس رشتے میں اول دن سے ہی سچے دل سے آپ کے ساتھ تھی کیونکہ جو چھوٹ گیا اُس کی کوئی اہمیت نہیں ہے میری نظر میں۔

باقی میرا اُس کے ساتھ کوئی کانٹیکٹ نہیں ہے آپکو یقین کرنا ہے کریں، نہیں کرنا مت کریں مگر میں اب اپنی صفائی میں ایک لفظ بھی نہیں کہوں گی۔ وہ اُس کے سامنے سے ھٹ گئی۔ بہت سارا رونا آرہا تھا۔ بالکنی میں رکھی چیئر پر بیٹھے وہ بے آواز رو دی۔

بجائے اسے جواب دینے کے کہ نیچے جو لڑکی موجود ہے۔ وہ کس رشتے سے یہاں ہے۔ الٹا وہ اس کے اُوپر اُنگلیاں اٹھا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

جہانگیر گہری سوچ لئے اسی طرح بیٹھا رہا اور پھر کی چین اٹھا کر باہر چلا گیا۔

اس کو کچھ وقت درکار تھا۔

****

کچھ دیر بعد وہ خود کو پر سکون کرتی نیچے اتر آئی کیونکہ وہ "کسی" کو موقع نہیں دینا چاہتی تھی۔

"کہاں تھی آپ؟ یہاں عون تو ہم لوگوں کے ساتھ چیٹنگ پر چیٹنگ کیے جا رہا ہے۔" انشراح اسے دیکھ کر شکوہ کرتے بولی۔

www.novelsclubb.com

کسی کو از وہ کے آنے کچھ زیادہ فرق نہیں پڑا تھا۔ وہ پہلے بھی آتی تھی تو اُن کو زیادہ منہ نہیں لگاتی تھی ابھی بھی ایسا ہی حال تھا۔

"مامی آپ بھی آکر ہمارے ساتھ کھیلیں؟" عون اسے آفر کرتا ہوا بولا۔

"ہاں پھر تم چیٹنگ کرو گے۔"

"چیٹر میں نہیں تم ہو جنگلی بلی۔" وہ انشراح کو چڑھا کر بولا حسب معمول عالمگیر منہ بند کیے بس تماشائی بنا تھا۔

وہ اوپری دل سے مسکراتی ان کا ساتھ دینے بیٹھ گئی۔

"یہ چپس بھی لیجیے۔" انشراح اُس کے سامنے چپس کا پیکٹ رکھتی بولی۔

"کولڈ ڈرنک میری طرف سے۔" عون اُسے سوڈے کی بوتل دیتے ہوئے بولا۔

"ارے نہیں میں یہ نہیں پیتی۔" وہ منع کرنے لگی۔ عون کی مسکراہٹ سمٹی۔

"اچھا دو! اس کے ہاتھ سے بوتل لیکر پہلے ایک گھونٹ بھرا مگر ٹیسٹ اچھا تھا تو اس نے غٹا غٹ کر کے ساری بوتل خالی کر دی۔ عون ہونقوں کی طرح اُس کا منہ تکنے لگا۔

"کیا ہوا؟" وہ بوتل رکھتی اُس کی طرف دیکھتی بولی۔

"ابھی تو آپ منع کر رہی تھیں۔" سدا کا کنجوس تھا وہ۔

"ہاں تو اب واپس لو گے؟" وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔ انشراح اور عالمگیر ہنس پڑے۔

"اچھا اب میری باری۔" وہ اکھٹے ڈھیروں چپس منہ میں ڈالتے ہوئے ڈائس گھمانے لگی۔

اُسکا موڈ کچھ ہی پل میں سوئنگ ہوتا تھا۔

"یہ باتوں میں لگا کر ابھی پھر چیٹنگ کریگا۔" عالمگیر نے عون کی چلتی زبان دیکھ کر کہا اور اس کے ہاتھوں پر گہری نظر ڈالی۔

ہی ہی ہاہا کا شور سنتے از وہ سائڈ میں بنے گیسٹ روم کے دروازے سے باہر آئی۔

کچھ دیر رک کر اُس نے ماحول پر نظر ڈالی۔ گھر والے پہلے بھی اُس کے کسی زمرے میں نہیں آتے تھے اور رہی جہانگیر کی بیوی کو وہ کسی گنتی میں نہیں رکھتی۔ اُس نے زہر خند لہجے میں سوچا۔

"بہت جلد آپکا پتہ کٹنے والا ہے میڈم۔" وہ اُن لوگوں کے پاس آکر مسکراتی ہوئی بولی۔ چہرے پر کافی رعونت تھی۔

www.novelsclubb.com

فاطمہ کے ہاتھ سن ہوئے اور اس کی مسکراہٹ سمٹی۔اُس کے حلیے کو گہرائی سے دیکھا۔کچھ دیر پہلے کی گھبراتی روتی از وہ غائب تھی۔انشراح کے کپڑے میں کھلتی یہ تو کوئی بہت ہی بااعتماد لڑکی تھی۔ سبھی اُس کی طرف نا سمجھی سے دیکھنے لگے۔

"گیم میں کہہ رہی ہوں۔" وہ جلدی سے بولی۔"آپ صحیح سے نہیں کھیل رہی ہیں۔" وہ اُن کے پاس ہی ایک ٹانگ پر دوسری ٹانگ رکھتی نزاکت سے بیٹھی تھی۔

"کوئی بات نہیں ہم کوئی نا کوئی چال چل کر بھابھی کو بچالینگے۔" عالمگیر بجائے اُس کی گوٹی کاٹنے کے اپنی دوسری گوٹی آگے بڑھا کر رکھتا از وہ سے بولا۔اس کی آنکھوں میں اس کے لئے اجنبیت تھی۔

www.novelsclubb.com

پر وہ دل جلا دینے والی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے بیٹھی رہی۔فاطمہ کا دل اچاٹ ہو چکا تھا۔

"تم لوگ کھیلوں میں کچن میں جا رہی ہوں۔" اُس کے اٹھتے ہی سبھی کوئی نہ کوئی بہانہ بنا کر اٹھ کر گئے۔

ازوہ کھول کر رہ گئی۔

"بس ایک بار سب سیٹ ہونے دو پھر بتاتی ہوں تم لوگوں کو۔"

اِدھر جہانگیر بلاوجہ گاڑی بھگائے جا رہا تھا۔اس کو ایک پل بھی قرار نہیں آ رہا تھا۔

کہاں تو وہ اُسے پوری طرح سے اپنانا نہیں چاہ رہا تھا اور جب سب کچھ صحیح ہو گیا تو یہ سب۔

اُس کا دل ایک پل میں گواہی نہیں دے رہا تھا کہ فاطمہ اس کے ساتھ چیٹنگ کر سکتی ہے اور جو دل کہہ رہا تھا دماغ اسے ماننے سے انکاری تھا۔

www.novelsclubb.com

اسے جلن ہو رہی تھی کہ فاطمہ اسے چھوڑ کر کسی اور کو کیسے چاہ سکتی ہے۔

"کیا وہ کسی کی بھی محبت کا حقدار نہیں؟

پہلی محبت کی چوٹ گہری تھی مگر فاطمہ کے آنے سے وہ زخم دھیرے دھیرے کم ہوتے گئے۔

"مگر کیا وہ اتنی آسانی سے اس سے الگ ہو پائیگا؟"اس نے خود سے سوال کیا۔

محبت تبدیلی ہے اور محبت نے ہی اسے بدل دیا تھا۔

اگر آپ محبت صحیح طریقے سے کرتے ہے تو وہ آپ کے اوپر ایک گہرا نشان چھوڑ جاتا ہے۔جب بھی آپ کسی کے لیے اپنا دل کھولتے ہیں آپ بدل جاتے ہیں۔

اسے نہیں یاد کہ کب وہ اور فاطمہ غیر یقینی طور پر ایک دوسرے کے لیے لازم و ملزم بن گئے۔

اسے نہیں یاد کہ اس کو کسی اور سے محبت بھی تھی۔

اگر تھی تو وہ صرف ضد تھی،اٹیچ منٹ تھی جس کے لئے وہ آج تک خود کو ہرٹ کرتا آیا تھا۔

اُسے از وہ کبھی بھی اس قدر شدت سے یاد نہیں آئی جس طرح ابھی فاطمہ کی یاد آ رہی تھی۔

وہ اس کو ابھی اپنے پاس چاہ رہا تھا۔

اسے گلے لگانا چاہ رہا تھا۔

ہاں وہ فاطمہ کو کسی اور کے ساتھ تصور نہیں کرنا چاہتا ہے۔اُسے جیلسی ہو رہی تھی۔

از وہ کہاں تھی؟؟

"جو شخص آپ کو ایک بار چھوڑ سکتا ہے وہ آپ کو زندگی کے کسی بھی موڑ پر چھوڑ سکتا ہے۔یہ سچ ہے کہ وقت تمام زخم بھر دیتا ہے مگر یادیں ہمیں ستاتی ہیں مگر ہم اس شخص کے بغیر جینا سیکھ لیتے ہیں جو کبھی ہمارے لیے اہم ہوا کرتا تھا۔"

اسے نہیں پتہ کہ پہلی محبت خاص ہوتی ہے یا نہیں مگر وہ ادھورا نہیں رہا تھا اسکے بغیر۔

www.novelsclubb.com

اللہ نے اس کے لئے کسی خاص کو چنا تھا۔پہلی محبت خاص ہوتی ہے مگر دوسری محبت ہمیشہ ساتھ ہوتی ہے اور اسے اب اپنی محبت کو ظاہر کرنے کے لیے، یقینی بنانے کے فاطمہ کو منانا ہوگا۔

کافی دیر تک ادھیڑ بن میں رہنے کے بعد سوچوں سے لڑنے کے بعد وہ اب فری مائنڈ تھا۔

"نہیں وہ پرانی باتوں کو بیچ میں لا کر اس کی اور اپنی زندگی بےسکون نہیں کرنا چاہتا۔ وہ کوئی کمزرف مرد نہیں ہے جو ذرا سی غلطی کی بناء پر عورت کو چھوڑ دے۔ اسے غلطیوں کو معاف کر کے در گزر کر کے، ایک دوسرے کو سمجھ کر ہمیشہ کے لئے ساتھ رہنا تھا۔"

گاڑی اُس نے راستے میں روک کر سب سے پہلے ایک سفید پھولوں کا بکے لیا۔

www.novelsclubb.com

****

وہ کافی ایکسائٹڈ سا گھر میں گھسا تھا اور تقریباً بھاگتا ہوا اپنے کمرے کی طرف گیا۔

کمرہ ہمیشہ کی طرح ٹھنڈا تھا۔ کمرے میں اس کے پرفیوم اور ایئر فریشنر کی ملی جلی خوشبو پھیلی تھی۔ وہ یہاں نہیں تھی مگر اس کا موجودہ سامان اُس کے یہاں رہنے کی، اُس کی زندگی میں رہنے کی گواہی دے رہا تھا۔

ڈریسنگ ٹیبل پر پھیلے اُس کے میک اپ اور میک اپ کرتے عجیب وغریب منہ بناتی مسکارا لگاتی وہ یاد آئی۔

اُس کا بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ کر موبائل چلانا، اُس کا صوفے پر سونے کے لیے لڑنا اور بلآخر تھک ہار کر جہانگیر کا بیڈ سے اٹھ کر صوفے پر سونا اور اس کی ہنسی جس سے وہ چڑ جاتا کہ اسکے اوپر نا ہنسے کیونکہ وہ آدھا پاؤں لٹکائے سوتا ہوا کافی مزاحیہ لگتا تھا۔ وہ دھیرے دھیرے چلتا اور آگے بڑھا۔ ہر چیز پر وہ قابض تھی۔ ہر جگہ اُس کا لمس تھا۔

اُس نے بالکنی میں جھانکا جہاں وہ کوئی کتاب لئے بیٹھی تھی۔

اسے دیکھ کر جھٹکے سے گردن اٹھائی مگر پھر جھکالی چہرے پر سوگواری تھی۔

جہانگیر دھیرے سے آکر اُس کے پاس کھڑا ہوا اور پھولوں کا بکے اُس کے سامنے کیا۔

"آئی ایم سوری؟" وہ پشیمان تھا۔

"وائے آر یو بینگ سوری؟" فاطمہ اس کے ہاتھوں سے بکے لیتی ہوئی بولی۔

"میں اوورری ایکٹ کر گیا تھا." اس کے ہاتھوں میں پھولوں کا بکے تھماتے اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا مگر وہ ہٹا گئی۔

"میں کچھ چیزوں کو لیکر زیادہ جذباتی ہوں۔ مگر مجھے تمہاری پرواہ ہے۔" وہ زبردستی اُس کا ہاتھ پکڑتا کمرے میں لے آیا تھا۔ فاطمہ کچھ پل شانت رہی پھر اسے وہ جہانگیر یاد آیا چینختا چلاتا ہوا، اس سے سوال کرتا ہوا۔

"مجھے تمہارے ماضی سے کوئی لینا دینا نہیں ہے، اور میں اپنی غلطیوں کی تلافی کرنا چاہتا ہوں۔"

"پرواہ۔۔۔۔!آپکو میری پرواہ تھی اسلئے آپ اِس کو لیکر آئے ہیں؟"اس نے پھول بستر پر بیدردی سے پھینکا۔کچھ لمحے کو جہانگیر لاجواب ہوا۔

"ایک پھول کا بکے دیکر اور پرواہ ہے بول کر آپ سب چیزوں سے آزاد ہو سکتے ہیں جہانگیر؟"وہ اپنی لڑکھڑاتی کپکپاتی آواز پر قابو پاتے ہوئے بولی۔

"پرواہ کرنا اس طرح نہیں ہوتا ہے۔مرد بول دیتے ہے انہیں ہماری پرواہ ہے اور اس کے بدلے میں وہ شک کرتے ہیں،مار پیٹ کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں محبت میں کیا ہے۔"

"میں نے تم پر شک نہیں کیا فاطمہ۔"وہ دھیمے لہجے میں بولا۔

"ہنھ۔"وہ غصے میں دوسری طرف پلٹی۔

"تم بھی اگر مجھے کسی لڑکی کے ساتھ دیکھتی تو تم بھی یہی کرتی۔"

"کیا تو نہیں نا۔"وہ چلائی۔اگر وہ بنا اُس کی غلطی کے اُس کے اوپر چلا سکتا ہے تو وہ کیوں نہیں۔وہ جنون کی حد تک پاگل ہو رہی تھی۔

"اگر کیا ہوتا تو آپ ایسے نہیں کرتے اور مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا آپ کس کے ساتھ ہیں؟ کس سے بات کر رہے ہیں اگر آپ مجھے احساس دلاتے کہ آپ میرے ساتھ ہیں، میرے لیے ہیں تو میں کون ہوتی ہوں جیلس ہونے والی؟"

"میں آپ کی طرح نہیں ہوں جہاں مجھے محبت نہیں ملتی میں اس جگہ سے کوئی امید نہیں رکھتی۔" وہ رخ موڑتے ہوئے تلخی سے بولی۔

"جس طرح میں نے آپ سے کوئی اُمید نہیں رکھی۔"

"جو تھی بھی وہ ختم۔" وہ پھولی سانسوں کے درمیان بولتی جا رہی تھی۔

"میں جیلس ہو گیا تھا۔ میں معافی تو مانگ رہا ہوں۔" وہ اُس کے آگے آتا ہوا بولا۔

www.novelsclubb.com

"جلن ایک بیماری ہوتی ہے۔

لوگ جلن میں ایک دوسرے کی جان لے لیتے ہیں مگر آپ کو کیوں یہ سب سمجھ آئیگا اور اگر میں آپ کی طرح ری ایکٹ کرتی تو میں یہاں نہیں رہتی۔

میرے ماں باپ نے اسلئے نہیں شادی کی تھی کہ میں آکر یہاں یہ سب برداشت کروں۔"

"مطلب کیا ہے تمہارا؟"اُس کا دماغ بھک سے اڑا۔

"وہی جو آپ سمجھ رہے ہیں۔"اس نے رخ موڑا۔

"مجھے لگتا ہے ہمیں ایک دوسرے سے کچھ دن دور رہنا چاہیئے۔میں نے آپ کو کچھ اور سمجھا تھا مگر آپ وہ نہیں ہے۔"اس کے لہجے میں کوئی گنجائش نہیں تھی۔وہ کیونکر برداشت کرے یہ سب وہ honest ہو کر بھی جھوٹی کہلائی اور جہانگیر،وہ سب کچھ کرتے ہوئے بھی مہان بنا پھر رہا تھا۔

"ہاں ٹھیک ہے میں کسی سے پیار کرتی تھی مگر وہ ایک طرفہ تھا۔میں نے اس کی وجہ سے بہت سفر کیا تھا جہانگیر۔میں نے اپنی زندگی کے آٹھ سال اس کے غم میں،اس کی محبت میں برباد کردیے۔وہاں دونوں طرف سے محبت نہیں تھی۔میں اپنے دل کے ہاتھوں مجبور تھی کیونکہ مجھے لگا تھا وہی میری خوشیوں کا واحد

www.novelsclubb.com

ذریعہ ہے۔آپ کو پتہ بھی نہیں مگر میں نے اس کے بغیر اپنے آپ کو "خود" کو دیکھنے کے قابل ہونا چھوڑ دیا تھا۔"

"میں آدھی تھی کسی بھی چیز کا آدھا ہونا اچھا نہیں ہوتا اور جب آپ کسی سے اتنی گہری محبت کرتے ہیں اور وہ آپ کی پرواہ نا کرے تو آپ خود کو کھو دیتے ہیں مگر آپ کو پا کر لگا کہ سب کچھ اب مکمل ہے پر یہ بھی ایک سراب تھا۔"

"آپ کہتے تھے آپ کی محبت آپ کو ہرٹ کرتی ہے، آپکو رُلاتی ہے۔ مجھ سے تو اچھا رہنے کا دعویٰ کیا تھا نا آپ نے مگر جہانگیر آپ اس قدر اندھے ہو چکے ہیں کہ آپکو دکھ نہیں رہا آپ مجھے رُلا رہے ہیں، سو اب بہت ہوا۔"

"پلیز فاطمہ۔۔۔۔۔" وہ آگے بڑھ کر اُس کا ہاتھ پکڑتا بولا۔اُس کی آواز میں ڈر تھا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے میں جیلس تھا میں مانتا ہوں کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ میری کوئی بھی چھوٹی سی غلطی جان کر تم مجھے چھوڑ دو گی۔ ٹھیک ہے میں غلط ہوں۔ مگر اس طرح۔" وہ گڑگڑایا۔فاطمہ نے اپنے ہاتھ جھٹکے سے چھڑائے۔

"میں کچھ دنوں کے لیے آپ سے ان سب سے دور رہنا چاہتی ہوں۔یہی بہتر ہے ہمارے لئے جہان۔"وہ جذبات سے پرے ہو کر سوچ رہی تھی۔اسے اپنے لئے جو بہتر لگ رہا تھا وہی کر رہی۔

"پلس جب تک "وہ" یہاں پر ہے میں نہیں رہ سکتی ہوں۔آپ کو پتہ ہے مجھے سب سے زیادہ کیا ہرٹ کر رہا ہے کہ آپ نے مجھ پہ بھروسہ نہیں کیا۔"وہ اپنے گالوں پر بہتے آنسو کو اپنے ہاتھوں کی پشت سے پوچھتی اُس کے پاس آئی۔جہانگیر چپ چاپ کھڑا تھا۔

"آپ اپنی فیملی والوں سے بات کرینگے جانے کی یا میں جاؤں؟"وہ واپس مڑ کر بولی۔

"میں کر لوں گا بات۔تم تیار ہو جاؤ۔"جہانگیر نے ٹوٹے لہجے میں کہا۔

ان کا رشتہ اس نہج پر آجائیگا اس نے نہیں سوچا تھا اور فاطمہ کو پتہ تھا اگر آج نہیں تو کبھی نہیں۔

www.novelsclubb.com

جہانگیر کا رویہ ایک بار برداشت کر سکتی ہے، دوسری بار کر سکتی ہے پر اگر وہ ہمیشہ ایسا رہا تو؟

وہ جیتے جی کبھی ایسا رویہ نہیں برداشت کر سکتی اور اسے یہی بہتر موقع لگا کہ اسے "اس" سے خود کو دور کر لینا چاہیے۔ یہ رشتہ نہیں چلنے والا تھا۔

شام تک جہانگیر اسے اُس کے گھر چھوڑ چکا تھا۔

اسے نہیں پتہ اُس نے اپنے گھر والوں کو کیا کہا تھا مگر اس نے جاتے جاتے جہانگیر کے کان میں سرگوشی کرتی دھیمے لہجے میں بول پڑی۔

جب آپ کو یقین آ جائیگا کہ آپ پیار کے قابل ہیں تب آپ میری باتوں کا یقین کرینگے کہ میں کہیں بھی غلط نہیں تھی نہ ہوں۔" وہ اُجڑے ہوئے حلیے میں مجنوں بنا نہ ہی اس سے کچھ کہہ سکا نہ ہی کچھ کر سکا۔ وہ اسٹیئرنگ وہیل پر ہاتھ مار کر رہ گیا۔

کیا تھا وہ اُسکا ہاتھ پکڑ لیتا۔

اسے روک لیتا۔

اُسکی منتیں کرلیتا۔

جاری ہے۔

www.novelsclubb.com